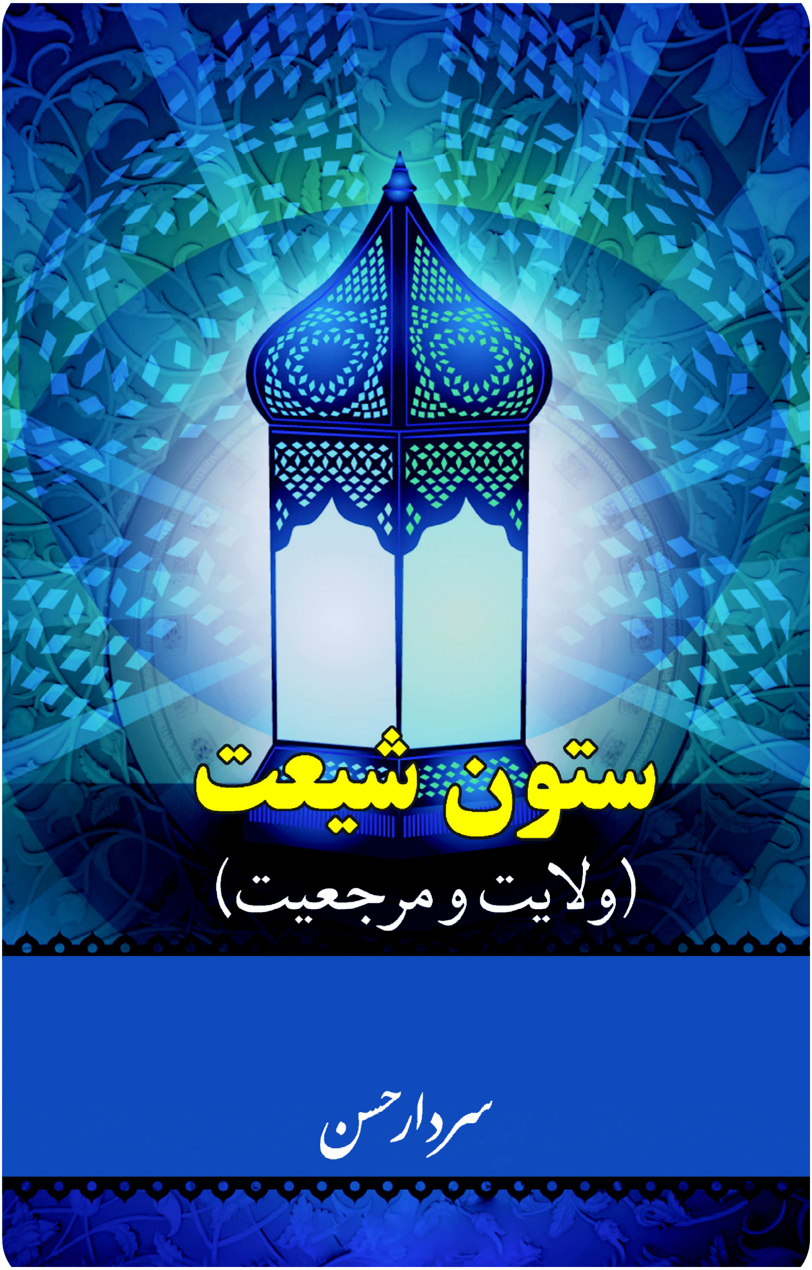

Presented by www.ziaraat.com

بسمہ تعالیٰ

ستون شیعت

تالیف

مرزا سردار حسن

مدیر: موسسہ فضائل

Presented by www.ziaraat.com

نام کتاب ستون شیعت

مولف سردار حسن

کمپوزنگ علی زیدی

اشاعت اول رجب المرجب ۱۴۳۲

تعداد ۱۰۰۰

ناشر موسسہ فضائل

قیمت

ملنے کا پتہ:

دفتر موسسہ فضائل جامعہ باب العلم نوگانواں سادات ضلع جے پی نگر یوپی انڈیا

www.fazael.com

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن
كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ
وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَحْذَرُونَ [1]

تمام مومنوں کے لئے کوچ کرنا تو ممکن نہیں ہے مگر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تا کہ دین کا علم حاصل کرے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرے شاید وہ اس طرح ڈرنے لگیں۔

۱۔ توبہ ۱۲۲

Presented by www.ziaraat.com

انتساب

مذہب شیعہ کے ان محسنوں کے

نام

جنہوں نے مذہب حقہ کے احیاء اوراس کی بقاء میں اپنی جان و مال

کوقربان کردیا

خصوصاان مراجع اور مجتہدین کے نام جنہوں نے اپنے قلم سے ایسا

جہادکیا جس کی وجہ سے ۱۴۰۰ سال بعد بھی استکباری اوراستعماری

قوتیں شیعت کوتسخیر نہ کرسکیں

Presented by www.ziaraat.com

فہرست مطالب

از قلم استاد ۸

مقدمہ ۱۲

تمہید ۱۸

تقلید کی تعریف ۱۸

فقہ کی تعریف ۲۰

اجتہاد کی تعریف ۲۱

شرائط اجتہاد ۲۳

اختیارات مجتہد ۲۵

مختصر تاریخ فقہ و اجتہاد ۲۷

کلمہ اجتہاد کے معنی میں تبدیلی ۲۸

ناجائز تقلید اور امام صادق علیہ السلام ۳۳

اجتہاد اور تقلید، قرآن وسنت کی روشنی میں ۳۶

آیت میں تفقہ سے مراد ۳۸

مجتہد جامع الشرائط کی تقلید کا جواز ۳۹

حوادث واقعہ ۴۷

شیعت کی بقاء میں مراجع تقلید کے کارناموں کی مختصر تاریخ ۵۰

Presented by www.ziaraat.com

آل بویہ کی حکومت.......................................۵۱
شیخ مفید (رح).......................................۵۱
سید رضی وسید مرتضیٰ (رح).......................................۵۳
حوزہ علمیہ نجف کی بنیاد.......................................۵۳
حوزہ علمیہ حلہ.......................................۵۵
علامہ حلی (رح).......................................۵۶
شہید اول (رح).......................................۵۷
صفویہ دور.......................................۶۰
اخباریت کی پیدائش.......................................۶۱
شیخ انصاری (رح).......................................۶۳
مرزا محمد حسن شیرازی.......................................۶۴
معاہدہ تمباکو کے اثرات.......................................۶۵
علماء ومراجع کا تمباکو معاہدہ کی مخالفت کرنا.......................................۶۶
امام خمینی (رح) کے اہم کارنامے.......................................۶۸
اسلام کی نئی زندگی.......................................۶۸
مسلمانوں کے وقار کی واپسی.......................................۶۹
امت واحدہ.......................................۶۹

Presented by www.ziaraat.com

علاقہ کی بدعنوان ترین حکومت کا خاتمہ.......... ۷۰
اسلامی تعلیمات کی بنیاد.......... ۷۰
اسلامی تحریکوں کی پیدائش.......... ۷۱
شیعہ فقہ میں ایک نئی سوچ.......... ۷۱
غلط عقائد کا بطلان.......... ۷۲
مشرقی ومغربی طاقتوں سے وابستگی.......... ۷۲
آیۃ اللہ سیستانی اور جدید عراق.......... ۷۳
آیۃ اللہ سید علی خامنہ ای اور عصر جدید.......... ۷۵
فقہاء ومجتہدین، تاریخی ترتیب کے مطابق.......... ۷۹
دور معصومین علیھم السلام کے فقہاء ومجتہدین.......... ۷۹
غیبت کبریٰ سے ۱۳۶۵ھ تک کے مراجع تقلید.......... ۸۳
۱۳۶۵ھ کے بعد عظیم الشان مراجع تقلید.......... ۸۶
قرآن وحدیث میں علماء کی فضیلت.......... ۸۸
دشمنان اسلام کی مرجعیت کے خلاف سازشیں.......... ۹۸
ماخذ اور ذرائع.......... ۱۰۶

Presented by www.ziaraat.com

از قلم استاد
حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا افضال حسین صاحب قبلہ

اس عالم اسباب میں ہر شیء کی زندگی کا انحصار، اپنے مرکز ومدار سے متمسک رہنے پر ہے اور جو چیز اپنے مدار سے دور ہوتی چلی جاتی ہے اس کی زندگی کے آثار بھی ختم ہوتے چلے جاتے ہیں اسی طرح مذہب اور اہل مذہب کی حیات کی بقا، اپنے مرکز سے متمسک رہنے میں ہے؛ جو مذہب اپنی مذہبی شخصیات سے جدا کر دیا جاتا ہے وہ مذہب اپنی حقانیت کو کھو بیٹھتا ہے اور جو اہل مذہب اپنی شخصیات سے دور کر دیئے جاتے ہیں؛ وہ اپنی روحانی ومعنوی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

لہذا مکار وعیار قومیں دوسری قوموں کو زندہ دیکھنا نہیں چاہتی ہیں وہ ہر طرح سے ان کے مردہ ہونے کے اسباب فراہم کر کے؛ ان کی معنوی زندگی کو سلب کرنا چاہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی تسخیر نہ ہونے والی قوم پر ہر طرح کے حربے استعمال کرنے کے بعد آج دشمن نے اپنے ترکش کا آخری تیر استعمال کیا ہے اور پوری طاقت سے کوشش کی جارہی ہے کہ اس قوم کو اس کے اصل مرکز ومدار سے ہٹادیا جائے جو غیبت امامؑ کے زمانے سے اجتہاد و مرجعیت کے نام سے پہچانا جاتا ہے.

لیکن ناہنجار قوم کے ناپاک ارادے نہ کبھی پورے ہوئے ہیں اور نہ ہی انشاء اللہ پورے ہونگے۔ چونکہ آج بھی آواز قدرت ببانگ دہل اعلان کر رہی ہے کہ یریدون

Presented by www.ziaraat.com

ان یطفئوا نور اللہ الخ ۔ہر دور میں نور الٰہیٰ کو خاموش کرنے کے لئے مختلف شکل وصورت میں نمودار ہونے والے فراعنہ نے اپنی پوری طاقت وثروت کا استعمال کیا ہے مگر وہ ساری طاقتیں منھ سے نکلی ہوئی پھونک سے زیادہ ثابت نہ ہوسکیں اور نور الہی مکمل طور پر عالم تاب ہو کر رہی رہیگا.

لہذا آج بڑی شدت سے ضرورت ہے علم وعلماء، مراجع کی عظمت واہمیت کا تعارف کرانے کی ،جن کے لئے خود معصوم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر النجوم ۔ تاکہ کوئی فرد نادانی کے طور پر دشمن کے جال میں نہ پھنس جائے کیونکہ کسی کو بھی راہ راست سے ہٹانے کے لئے اسی کی صورت وہیئت اختیار کرنی پڑتی ہے اور خوبصورت الفاظ کا جال بنا کر استعمال کیا جاتا ہے جس طرح شیطان نمازیوں کی صفوں میں انتشار واختلاف پھیلانے کے لئے شمشیر بدست نہیں آتا بلکہ لمبا چوغہ، ہاتھ میں تسبیح اور عبادت گذار کی صورت میں وارد ہوتا ہے، اسی طرح ہمارا دشمن بھی ہماری صفوں میں کبھی عزاداری کی صورت میں اور کبھی نمازی کی صورت میں داخل ہوگا۔اور بہت ممکن ہے کہ ضرورت پڑنے پر جبہ ودستار کا بھی استعمال کرے۔

لہذا اس قسم کے حربوں سے قوم کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں ہمہ وقت بیدار وہوشیار رکھا جائے ؛علماء حق اپنی تقریر وتحریر کے ذریعہ مرجعیت کی ضرورت اور مومنین وعلماء کے ارتباط کو مضبوط کرتے ہیں ؛ جیسا کہ کچھ علماء سرگرم عمل ہیں .اور اس

Presented by www.ziaraat.com

راہ پر ایک مستحکم قدم برادر عزیزم مولانا سردار صاحب نے اپنی تحریر کے ذریعہ اٹھایا اور ایک کتاب بنام ستون شیعیت تخلیق فرمائی جو نہایت ہی عمدہ اور مفید ہونے کے ساتھ ساتھ ضرورت کو پورا کرنے والی ہے.

مولانا موصوف نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے مسودہ کی ایک کاپی بندہ ناچیز کی نظر نوازی کے لئے عطا فرمائی، پہلی نظر میں کتاب کا نام نہایت خوبصورت و مضبوط محسوس ہوا اور اس کے بعد سطروں پر نظر پڑتی گئی اور مولانا کے لئے دعائیہ کلمات زبان پر جاری ہونے لگے، کیونکہ کتاب اتنی عمدہ اور سلیس زبان میں تحریر کی گئی ہے کہ ہر اردو زبان طالب علم اس سے پوری طرح استفادہ کرسکتا ہے.

یوں تو علماء اس موضوع کی اہمیت پر ہر دور میں بولتے اور لکھتے رہے ہیں مگر یہ کتاب ندرت سے مملو، اور وقت کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک گرانقدر سرمایہ ہے اس کتاب کو دیکھ کر بالکل اسی طرح راحت محسوس ہوئی جس طرح کسی پیاسے کو آب سرد مل جانے پر سکون ملتا ہے۔

المختصر موضوع کی اہمیت وضرورت کے اعتبار سے کتاب کا لفظ لفظ روشن، ستارہ، سطر سطر دمکتی ہوئی کہکشاں اور مکمل کتاب ستاروں بھرا آسمان علم نظر آتی ہے، خدا کرے یہ آسمان علم اپنی بلندیوں اور نورانیت سے سب کو بقدر ظرف فیضیاب کرے.

اور مولانا سردار صاحب کی علمی ومعنوی شخصیت کو بلند تر فرمائے اور نیک توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے تا کہ آپ مذہب وملت کی اسی طرح زیادہ سے زیادہ خدمت

Presented by www.ziaraat.com

فرماتے رہیں۔آمین یارب العالمین

ناچیز افضال حسین

حضرت امیر المومنین علی (ع) بن ابی طالب علیہ السلام حضرت کمیل بن زیاد کو ایک وصیت میں علم اور علماء کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اے کمیل! یہ دل، اسرار و رموز کے ظروف ہیں ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو زیادہ نگھداشت رکھنے والا ہو لہٰذا جو میں تمھیں بتاؤں، تم اسے یاد رکھنا۔ دیکھو! تین قسم کے لوگ ہیں ایک عالم ربانی، دوسرا متعلم جو نجات کی راہ پر برقرار ہے اور تیسرے عوام الناس کا وہ پست گروہ ہے کہ جو ہر پکارنے والے کے پیچھے ہو جاتا ہے، اور ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتا ہے، نہ انھوں نے نور علم سے کسب ضیاء کیا اور نہ کسی مضبوط سہارے کی پناہ لی۔ اے کمیل! یاد رکھنا علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور مال کی تم اور مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے لیکن علم صرف کرنے سے بڑھتا ہے۔

اے کمیل! علم کی محبت ایک فریضہ ہے جس کو ادا کرنا ضروری ہے علم کے ذریعہ انسان اپنی زندگی میں اطاعت کا انداز سیکھتا ہے، اور مرنے کے بعد اس کی خوبیاں باقی رہتی ہیں یاد رکھو کہ علم حاکم ہوتا ہے اور مال محکوم

اے کمیل! مال اکٹھا کرنے والے مردہ ہوتے ہیں اور علماء رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں، بے شک ان کے اجسام نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں لیکن ان کی صورتیں دلوں میں باقی رہتی ہیں

تذکرۃ الخواص، ص ۱۳۲

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ الّذی جعل العلماء افضل من انبیاء بنی اسرائیل وجعل فی کتابہ من الخاشعین والصّلوۃ والسّلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین ابی القاسم محمّد الذی جعل العلماء وارث الانبیاء والمرسلین ووالسّلام علیٰ اہل بیتہ المعصومین الذین اکدوا علی تحصیل علم الدین والتفقہ فیہ لا سیّما علیٰ علی بن ابیطالب واللّعنۃ الدّائمۃ علیٰ اعدائہم اجمعین من یومنا ھذا الیٰ قیام یوم الدّین

مقدمہ

اسلام، انسانوں کو ہر طرح کی ذلت اور غلامی سے نجات دینے کے لئے اور انکے درمیان عدالت برقرار کرنے کے لئے آیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انکی مادی اور فطری ضرورتوں کو پورا کرنے کے علاوہ انکی روحی اور معنوی پہلووں سے بھی تربیت کرتا ہے تا کہ انسانی سماج کی تعمیر، عدالت اور اخلاق کی بنیادوں پر ہو۔

اور یہ بھی واضح ہے کہ اسلام آخری دین ہے اب نہ قیامت تک کوئی شریعت آنے والی ہے اور نہ کوئی دین، دوسری طرف احکام الٰہی ہر دور اور ہر زمانے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہیں یعنی کوئی مشکل اور مسئلہ چاہے نئے دور میں ہو یا پرانے دور میں ایسا نہیں ہے جس کی راہ حل اور جواب اسلام کے پاس نہ ہو لیکن سوال یہ ہوتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے کہ کیا ہر جزئی مشکل اور مسئلہ کا حل قرآن میں موجود ہے؟ کیا اسلام نے عصر غیبت میں ہونے والے جدید واقعات پر توجہ دی ہے؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہمیں ایک بار پھر اپنے دین کے مقاصد اور اسکے سیاسی اہداف پر نظر ڈالنی چاہئے تا کہ حقیقت سے اور قریب ہو جائیں اور اسکے لئے مندرجہ ذیل نکات پر توجہ ضروری ہے:

۱۔ آسمانی ادیان اور خدا کی طرف سے بھیجے گئے پیغمبروں کے مقاصد پر توجہ دینی ہوگی

۲۔ پیغمبر اور ائمہ معصومین علیھم السلام اپنے دور کے حوادث اور جدید حالات میں رونما ہونے والے واقعات میں مسلمانوں کی راہنمائی فرماتے تھے۔

۳۔ پیغمبر اور ائمہ معصومین (ع) کی راہ انکے بعد بھی جاری رہ سکتی ہے۔

۴۔ دین اسلام صرف پیغمبر (ص)، ائمہ معصومین (ع) اور انکے زمانہ کے لوگوں سے ہی مخصوص نھیں تھا۔

۵۔ امام زمانہ (ع) کی غیبت کے زمانہ میں بھی وہی راہ و روش اور پروگرام جاری رہنا چاہئے جو خود پیغمبر (ص) اور ائمہ معصومین (ع) کے زمانہ میں جاری تھا۔

ان مقدمات کو ذہن میں رکھتے ہوئے گذشتہ سوال کے جواب میں یہ عرض کرتے ہیں کہ اسلام آفاقی اور قیامت تک باقی رہنے والا دین ہے یہی وجہ ہے کہ زندگی کے مختلف شعبوں میں وسعت اور نئے مسائل و مشکلات کا وجود میں آنا کبھی بھی دین یا الہی مکتب کی نظر سے اوجھل نہیں رہا ہے۔ ایسا دین جو ہمیشہ رہنے والا اور آسمانی ہو، جو انسانی ضروریات کو آفاقی نظروں سے دیکھتا ہو اور انسان کو انتہائی گہرائی اور عمق

Presented by www.ziaraat.com

عطا کرے تو ایسا نہیں ہوسکتا کہ انسانی زندگی کے تحولات وتبدیلیاں اس کو منظور نہ ہوں۔ ایسے دین کی بقاء و دوام اس صورت میں ہے کہ اس کے قواعد کلی ہوں، اس کے اہداف ومقاصد دائمی اور روشن ہوں جو آنے والے ادوار کے حالات ،شرائط اور نئے موضوعات پر منطبق ہوتے ہوں۔ اس امر کو ''تفقہ فی الدین'' یا اجتہاد کہا جاتا ہے جو دین کی بقاء کا رمز ہے۔شہید مطہری فرماتے ہیں:

''خاتمیت ،زمانہ ختم نبوت میں اجتہاد یا تفقہ فی الدین پر انتہائی حساس اور بنیادی فریضہ عائد ہوتا ہے اور یہ اسلام کے زندہ و جاوید رہنے کے امکان کی شرائط میں سے ہے۔

اجتہاد کو جو اسلام کی قوت محرکہ کہا جاتا ہے بالکل صحیح ہے عالم اسلام کے عظیم فلسفی ابن سینا اس مسئلہ کو یوں بیان کرتے ہیں''اسلامی کلیات ثابت، غیر متغیر اور محدود ہیں لیکن حوادث اور مسائل لامحدود اور متغیر ہیں۔ ہر زمانے کے اپنے مخصوص تقاضے اور مخصوص مسائل ہوتے ہیں پس اسی لئے ہر زمانے میں کچھ ایسے ماہر افراد کی ضرورت ہے جو اسلام کی کلیات سے واقف ہوں اور جدید مسائل وموضوعات سے آگاہ ہوں۔ یہ افراد اجتہاد اور جدید مسائل کے احکام کو اسلامی کلیات سے استنباط کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

ہماری نظر میں اجتہاد اسلام کی ان خصوصیات میں سے ہے کہ جن کے ذریعہ اسلام بعض جزئی امور کو زمانے کی ضرورت کے مطابق بدل دیتا ہے اور تبدیل شدہ

Presented by www.ziaraat.com

ضرورت کو مستقل غیر متغیر وثابت ضروریات سے متصل کر دیتا ہے گویا ہر متغیر حاجت ایک ثابت ضرورت کے ساتھ وابستہ ہے۔ فقط مجتہد اور فقیہ چاہتا ہے کہ اس ارتباط کو کشف کرے اور پھر حکم اسلام کو بیان کرے یہی اسلام کی قوت محرکہ ہے۔ ہم نے اپنے اس مختصر کتابچہ میں علماء و محققین کی تحریروں سے مدد لے کر اسلام کے اہم ستون یعنی اجتہاد و مرجعیت کی اہمیت اور ان کے خلاف ہونے والی خطرناک سازشوں سے اپنے قارئین کو آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے اگر چہ اس موضوع پر عربی اور فارسی میں بھی اتنی زیادہ کتابیں مستقل طور پر موجود نہیں ہیں جتنی اسکی اہمیت ہے تو مظلوم اردو کی کیا بات کریں اردو میں اس موضوع پر ایک کتاب مولانا ابن حسن نجفی صاحب نے تحریر فرمائی ہے اس کے علاوہ بھی شاید کوئی کتاب اردو زبان میں اس موضوع پر لکھی گئی ہو لیکن میرے علم میں نہیں ہے لیکن مذکورہ کتاب میں موصوف نے اصلی گفتگو کے لئے کتاب کا مختصر حصہ معین کیا ہے جو شاید ان کے زمان تالیف میں کافی رہا ہو لیکن آج کے دور میں شیعت کے اہم ستون، اجتہاد و مرجعیت پر ہونے والے حملوں کے مقابلہ کے لئے کافی نہیں ہے۔

ہم نے اپنی اس مختصر تحقیق میں علماء و مراجع کرام کے شیعت کو بچانے کے لئے انجام دئے گئے اقدامات پر تاریخی ترتیب کے مطابق روشنی ڈالی ہے تا کہ اس کتاب کے عنوان کی صحت مطالعہ کرنے والے پر آشکار ہو جائے، اس کے علاوہ قرآن سنت سے کچھ شواہد اجتہاد و تقلید کے جواز میں ذکر کئے ہیں۔ اس کتابچہ کو تحریر میں لانے

Presented by www.ziaraat.com

کاارادہ اگر چہ کافی وقت پہلے سے تھا لیکن دور حاضر میں رونما ہونے والے واقعات نے ارادہ کو عملی شکل دینے پر مجبور کر دیا اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا مجھے خود اعتراف ہے لیکن قارئین کے اصلاحی مشورے آیندہ کے لئے اور اسی کتاب کی دوسری اشاعت کے لئے معاون ہونگے۔

پروردگار سے دعا ہے کہ وہ میری اس کوشش کو بحق محمد وآل محمد قبول فرمائے، ہمیں اس کتاب پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور اسے ہم سب کی بخشش کا سامان قرار دے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: اذا مات الانسان انقطع عملہ الّا من ثلاث: صدقة جارية أو علم ينتفع به، أو ولد صالح يدعو له

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ) فرماتے ہیں: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے تمام عمل منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے اسے مرنے کے بعد بھی ثواب پہونچتا رہتا ہے

۱۔صدقہ جاریہ ۲۔ایسا علم کہ جس سے لوگ استفادہ کرتے ہیں ۳۔فرزند صالح جو مرنے کے بعد اپنے والد کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے [۱]

آخر میں حدیث وجوب شکر محسن پر عمل کرتے ہوئے اپنے برادر عزیز حجۃ الاسلام مولانا سید علی رضا زیدی صاحب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے شب وروز

۱۔عوالی اللئالی۔ج۲۔ص۵۳

Presented by www.ziaraat.com

اس کام میں میری مدد فرما کر اس کتاب کو قابل اشاعت بنایا اور اسی طرح اپنے بزرگوں حجج الاسلام والمسلمین اساتیذ محترم افضال حسین صاحب قبلہ وسید حسن اختر صاحب قبلہ اور مشفق و بزرگ گراں قدر شیخ علی نقی صاحب قبلہ کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اس کتاب کے مطالعہ اور اصلاحات میں صرف کیا اور اور اپنی مفید آراء سے اس کتاب کو قابل منزلت بنایا اور ان تمام افراد کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے کسی بھی صورت سے اس کتاب کی اشاعت میں مدد فرمائی خصوصا دفتر مقام معظم رہبری کے مسئول جناب آقائ مھدوی پور نمایندہ ولی فقیہ و برادر بزرگوار جناب مولانا سید تقی نقوی صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں خداوند عالم ان سب کی نیک توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ان کو صحت وسلامتی کے ساتھ طول عمر عطا فرمائے۔ (آمین)۔

Presented by www.ziaraat.com

تمہید

ہر کتاب سے پہلے کچھ تمہیدی باتوں کا جاننا اس کے مفاہیم اور مطالب کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے لہذا اصل گفتگو شروع کرنے سے پہلے کچھ اصطلاحات کی توضیح پیش کی جا رہی ہے

تقلید کی تعریف

لغت میں: جعل القلادة علی العنق، یعنی گلے میں پٹہ ڈالنا یا گلوبند وغیرہ ڈالنا ومنھا تقلید الولاة الاعمال، حکام اور والیوں کی اطاعت کا پٹہ گلے میں ڈالنا بھی اسی معنی میں ہے وتقلید السیف تعلیقه فی العنق اور تقلید السیف تلوار کو گلے میں ٹانگنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے وامّا الاقلید فھو معرّب کلید، مجمع البحرین میں اقلید کو عجمہ اور غیر عربی کلمہ بتایا گیا ہے انّه لغة یمانیة بمعنی المفتاح، فلا ربط بینه وبین مادّة القلادة۔[1]

پس اس کلمہ اور اقلید میں کسی طرح کی شباہت نہیں پائی جاتی ہے کیونکہ اقلید کلید اور چابی کو کہتے ہیں اور تقلید کسی کی اطاعت کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالنے کو کہتے ہیں۔

۱۔ مجمع البحرین، کلمہ اقلید وقلد

Presented by www.ziaraat.com

اصطلاح فقہاء میں تقلید: یعنی کسی جامع الشرائط مجتہد کی شرعی مسائل میں پیروی کرنااور اس کے قول کو علم اجمالی کی بنیاد پر قبول کرنااس صورت میں اس کا عمل پٹہ کی صورت میں مجتہد کی گردن پر ہے یا تقلید کرنے والا مجتہد کی تبعیت اور اطاعت کا طوق اپنی گردن میں ڈال لیتا ہے۔

شیخ الاعظم الانصاری (رحمہ اللہ) نے اپنے رسالہ میں تقلید کے چار معنی ذکر کئے ہیں:

۱۔ العمل بقول الغیر دوسرے کے قول پر عمل کرنا

۲۔ قبول قول الغیر دوسرے کے قول کو قبول کرنا

۳۔ الاخذ بقول الغیر دوسرے کے قول سے اخذ کرنا

۴۔ متابعۃ قول الغیر دوسرے کے قول کی پیروی کرنا

اگرچہ چاروں معنی بظاہر ایک جیسے ہیں لیکن ان میں تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل، قبول، اخذ اور متابعت میں فرق ہے اور شیخ انصاری ان چاروں معانی کو اسی لئے ذکر فرمارہے ہیں کہ تقلید کے مختلف پہلو روشن ہوجائیں

دلیل طلب کئے بغیر کسی کا قول قبول کرنا تقلید ہے۔جس طرح بیمار اپنے طبیب کے حکم کی پیروی اور اسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔

مقلد کسے کہتے ہیں؟

کسی بھی موضوع میں جب انسان کوئی مطلب نہ سمجھ سکے اور دوسروں سے اتباعاً اخذ کرے اسے تقلید کہیں گے۔البتہ تقلید کے غالب موارد ایسے امور ہیں جہاں تعلیم و

Presented by www.ziaraat.com

تجربہ کی ضروری ہوتی ہے۔ چونکہ کسی بھی علم سے بے بہرہ افراد، عالم وماہر اور تجربہ کار سے ہی اس علم کے مسائل کو حاصل کرتے ہیں۔لہٰذا ایسے افراد کو مقلد اور عالم و ماہر فن کو اس علم وفن کا مجتہد کہتے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر وطبیب انسانی بدن کے حالات اور صحت و مرض سے واقفیت رکھتا ہے۔ دواساز دواؤں کی خصوصیات سے مطلع ہوتا ہے۔ معمار مکان کے بنانے میں ماہر ہے۔ زرگر سونا چاندی اور دوسرے جواہرات کی تشخیص میں ماہر ہے۔ درزی لباس اور اس کی سلائی میں استاد ہے۔گھڑی ساز گھڑی کی خوبی و بدی اور اس کے داخلی حالات سے آگاہ ہے اور حکیم وفلسفی اپنی استعداد بشری کے مطابق موجودات کے حقائق سے باخبر ہوتا ہے اسی طرح دینی مسائل کا ماہر علم دین کا مجتہد اور نا آشنا شخص کا اس سے مسائل دریافت کرنا تقلید کہلاتا ہے۔

فقہ کی تعریف

لغت میں فقہ:

درک کرنے اور سمجھنے کو' فقہ ' کہتے ہیں۔(فَقِہَ الامرَ اَی اَحسَنَ اِدرَاکَہ)(معجم الوسیط کلمہ فقہ) لیکن فقہ فھم وعلم سے اس جہت میں فرق کرتا ہے فکر وتامل کے ذریعہ حاصل ہونے والے علم کو فقہ کہتے ہیں جیسا کہ صاحب معجم الفروق اللغویہ لکھتے ہیں الفقہ ھو العلم بمقتضی الکلام علی تاملہ لھذا لا یقال ان اللہ

Presented by www.ziaraat.com

تامل لانہ لا یوصف بالتامل [1]

اصطلاح میں فقہ:

فقہ کی متعدد اصطلاحیں پائی جاتی ہیں جن میں سے تین مندرجہ ذیل ہیں:

الف: علم اصول دین اور علم شریعت کو فقہ کہا گیا ہے۔

ب: جو قرآن پڑھتا ہے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے اسے فقیہ کہتے ہیں۔

ج: احکام اسلامی کا اس کے ماخذ اور ذرائع سے استنباط و استخراج کرنا [2] اسی کو آج کی اصطلاح میں فقہ کہتے ہیں

اجتہاد کی تعریف

لغت میں اجتہاد: اجتہاد جھد سے مشتق ہے اور جھد محنت و مشقت کو کہتے ہیں اجتہاد کے بارے میں اہل لغت لکھتے ہیں بذل المجھود واستفراغ الوسع فی تحقیق امر من الامور ولا یستعمل الا فیما فیہ کلفۃ ومشقۃ کسی کام کے انجام دینے کے لئے محنت و مشقت اٹھانے کو اجتہاد کہتے ہیں؛ اور جس کام میں زحمت و مشقت نہ ہو اسے اجتہاد نہیں کہتے، چکی کے پاٹ اٹھانے کو اجتہاد کہتے ہیں

---

۱. المعجم الفروق اللغویہ کلمہ فقہ وعلم ۱۶۵۰

۲۔ دروس فی علم الاصول، حلقہ اولی شہید صدر

Presented by www.ziaraat.com

لیکن اگرکوئی دال کا دانہ اٹھالے تواسے اجتہاد نہیں کہتے [۱]

اصطلاح میں اجتہاد: احکام شرعی کو ان کے منابع اور مدارک سے عام قواعد کی مدد کے ذریعہ نکالنے کو اجتہاد کہتے ہیں اور جوشخص یہ صلاحیت اور لیاقت رکھتا ہے اسے مجتہد کہتے ہیں مرحوم آخوند اجتہاد کی تعریف میں فرماتے ہیں: الاجتهاد هو استفراغ الوسع فی تحصیل الحجة علی الحکم الشرعی؛ [۲]

اجتہاد ذہنی قوت اور طاقت کو حکم شرعی پر حجت قائم کرنے کے لئے استعمال کرنے کو کہتے ہیں۔

نتیجہ:

ہر علم وفن کے عالم، دانشمند اور ماہر کو اس علم کا مجتہد اور ناواقف حضرات جب اس مجتہد کی طرف رجوع کرتے ہیں تو انھیں مقلد کہا جاتا ہے۔ اجمالی طور پر اجتہاد کا مطلب دینی مسائل میں مہارت حاصل کرنا اور صاحب الرائے ہونا ہے

---

۱ لسان العرب، ج ۳، ص ۱۳۳

۲ دایرۃ المعارف تشیع، ج ۱ ص ۴۷۳

Presented by www.ziaraat.com

شرائط اجتہاد

علماء نے اجتہاد کے لئے متعدد شرطیں ذکر کی ہیں، علامہ بہبہانی (رح) نے شرائط اجتہاد کے بارے میں فرمایا ہے:

۱۔علوم ادب کا عالم ہونا. جو مجتہد عربی کلمات اور لغات کے معنی کو نہیں سمجھتا وہ خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے؛

۲۔عرف عام وخاص کی شناخت ومعرفت؛

۳۔علم کلام میں مہارت، کیونکہ اجتہاد اصول دین کی معرفت پر موقوف ہے یہ جاننا کہ شارع کبھی بھی نہ قبیح چیز کا حکم دیتا ہے اور نہ کبھی قبیح کی پیروی کو جائز مانتا ہے اور یہ کہ وہ کبھی بھی نہ تکلیف مالا یطاق، طاقت وقوت سے باہر کسی کام کا حکم دیتا ہے اور یہ سب باتیں علم کلام وعقاید کی ہیں ورنہ فقیہ مجبور ہوگا کہ ان سب باتوں میں کسی کی تقلید کرے اور اصول دین میں تقلید جائز نہیں ہے؛

۴۔علم منطق سے آگاہی: اس لئے کہ فقہ اور وہ تمام علوم جو علم فقہ کی بنیاد ہیں سبھی میں استدلال اور دلائل سے سروکار ہے، اور منطق نہ جاننے کی صورت میں احکام شرعیہ کے استخراج اور نتیجہ اخذ کرنے میں غلطی ہوگی جو نقص وفساد کا سبب ہوگا؛

۵۔علم اصول فقہ سے آگاہی. فقہ کی غلطیوں اور خرابیوں کی معرفت کا تنہا معیار علم اصول فقہ ہے اور اجتہاد کا اہم ستون بھی یہی علم ہے؛

۶۔احادیث فقہی کی معرفت؛ اسے علم ہونا چاہئے کہ کون سی حدیث فقہ کے کس باب سے

Presented by www.ziaraat.com

مربوط ہے کونسی حدیثیں امام سے تقیہ کی حالت میں صادر ہوئی ہیں
۷۔تفسیر قرآن کریم سے آشنائی؛
۸۔فقہاء کے فتووں، استدلالی کتابوں اور نظریات سے آشنائی؛
۹۔معرفت علم رجال؛
۱۰۔اہم ترین شرط، قوّہ قدسیہ وملکہ تقوی کا حامل ہونا ہے.
اس کے بعد فرماتے ہیں کہ علوم معانی، بیان، بدیع، حساب، ہیئت، ہندسہ وطب بھی ان علوم میں سے ہیں جن کی اجتہاد میں ضرورت ہے.[1]
علامہ طباطبائی اجتہاد کے بارے میں فرماتے ہیں:
اولاً، اجتہاد وتقلید کا مسئلہ انسانی زندگی کا ایک اہم ستون ہے انسان کے معاشرہ میں داخل ہوتے ہی یہ مسئلہ اس کی زندگی کا لازمی جزء ہو جاتا ہے؛
ثانیاً، یہ کہ انسان اپنی زندگی کے فقط کچھ مسائل میں اجتہاد کرتا ہے باقی زندگی تقلید اور دوسروں کی پیروی میں بسر کرتا ہے. حقیقت یہ ہے کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ پوری زندگی بغیر تقلید کے گزار دیگا وہ ایک جھوٹے گمان میں مبتلا ہو گیا ہے؛[2]
امام خمینی {قدس سرہ}، جاہل کے عالم سے رجوع کرنے کی دلیل کو عقلی مانتے ہیں، اور اس بارے، میں فرماتے ہیں: جاہل کے عالم سے رجوع کرنے کی بہترین

---

[1] ۔شرائط اجتہاد از دیدگاہ بہبہانی، پیام حوزہ، سال اول ش ۴
[2] اجتہاد وتقلید در اسلام وشیعہ ص ۱۶۔۱۷

Presented by www.ziaraat.com

دلیل، عقلاء کی روش ہے [۱]۔

اختیارات مجتہد

علماء اور اصولیوں کی نظر میں جو شخص شرائط اجتہاد کا حامل ہو اس کے لئے کچھ اختیارات اور حقوق ہیں:

۱۔احکام عملی کو شرعی دلیلوں سے اخذ کرنا اور انھیں دوسروں کے لئے بیان کرنا اس صورت میں عام انسان یعنی مقلد پر اس کے حکم کی پابندی ضروری ہے [۲] ۲۔منصب قضاوت یعنی ائمہ اطہار علیہم السلام کی روایات کے مطابق مجتہد اور فقیہ کو جھگڑے اور فساد کے وقت فیصلہ کا حق حاصل ہے واما القاضی فشانہ القضاء فی موضوعات الاحکام... ویجوز للمجتهد الترافع الیه بل قد یجب، مع انه یجز له تقلید المجتهد... من بلغ رتبة القضاء فهو منصوب من قبل المعصوم (ع) علی سبیل العموم؛ مجتہد کے منصبوں میں سے ایک منصب قضاوت ہے...مجتہد پر جائز بلکہ واجب ہے کہ وہ فیصلہ کرے۔اس کے علاوہ مقلد پر بھی اس امر میں اس کی اطاعت واجب ہے...جو قضاوت کی صلاحیت رکھتا ہو وہ امام

---

۱ گزارشی اجمالی از رسالہ اجتہاد و تقلید امام، فصلنامہ علوم سیاسی، شمارہ ۵، ص ۴۷۳

۲۔الفوائد الحایریہ، ص،۵۰۱

Presented by www.ziaraat.com

معصوم کی طرف سے بالعموم حاکم ہے۔ [1]

۳۔ موضوعات اور حاکم کی حجیت یا عدم حجیت کا حکم صادر کرنا.

امام خمینی نے اپنے رسالہ {اجتہاد وتقلید} میں مذکورہ موارد کو مجتہد اور مقلد کے لئے ذکر کیا ہے:

۱۔شرعی مسائل میں دوسروں کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہے؛

۲۔اپنی اس رائ اور فتوے پر عمل جائز ہے جو شرعی دلیلوں سے حاصل کیا ہے؛

۳۔منصب افتا؛

۴۔منصب قضاوت؛

۵۔منصب زعامت سیاسی؛

۶۔مرجعیت تقلید. [2]

۱۔الفوایدالحایریہ،ص, ۵۰۲

۲ گزارشی اجمالی از رسالہ اجتہاد وتقلید امام،فصلنامہ علوم سیاسی،شمارہ ,۵ ص ۴۷۳

Presented by www.ziaraat.com

مختصر تاریخ فقہ و اجتہاد

فقہ و اجتہاد کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کلمات کو متعدد معانی میں استعمال کیا گیا ہے اور ایک دور میں اس کے حقیقی معنی دوسرے دور کے حقیقی معنی سے فرق کرتے تھے دراصل ائمہ علیہم السلام کے زمانے سے چھٹی صدی ہجری کے آخر تک لفظ اجتہاد صرف اہل سنت کی اصطلاحات میں پایا جاتا تھا اور اجتہاد سے اہل سنت کی مراد یہ تھی کہ جب اہل سنت کے علماء کو کسی مسئلہ پر قرآن وسنت سے دلیل نہیں ملتی تھی اور کسی چیز کو قرآن وسنت سے ثابت نہیں کر پاتے تھے تو وہ اپنی ذاتی فکر، ذاتی رائے، شخصی سوچ اور اپنے دل و دماغ کی طرف رجوع کرتے تھے اور دیکھتے تھے کہ ان کی فکر کیا کہتی ہے۔ یعنی اگر کبھی خدا یا کوئی اور ان سے پوچھتا کہ اس مسئلہ میں آپکی دلیل کیا ہے تو ان کا جواب یہ ہوتا کہ میرا اجتہاد یہی کہتا ہے اور میری ذاتی فکر اس بات تک پہنچاتی ہے میری رائے یہ کہتی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ نظریہ صحیح نہیں تھا، اس لئے کہ احکام اسلامی تک پہنچنے کے لئے آدمی کی ذاتی فکر اور شخصی سوچ حجت نہیں ہوتی۔ یہی وجہ تھی کہ ائمہ علیہم السلام نے اس کی مخالفت کی۔ اور چونکہ اہل سنت اس روش کو اجتہاد کہتے تھے، اس لئے ائمہ علیہم السلام نے اجتہاد کے نام سے اس فکر اور اس نظریہ کی مذمت کی۔ اس کے بعد چھٹی ہجری تک مختلف علماء اس نظریہ کو اجتہاد کہہ کر غلط ثابت کرتے رہے اور اس کی مخالفت اجتہاد

Presented by www.ziaraat.com

کے عنوان سے ہوتی رہی اور یہ کلمہ مذموم قرار پاتا رہا۔

کلمہ اجتہاد کے معنیٰ میں تبدیلی

ساتویں ہجری میں محقق حلی (رح) نے اجتہاد کے ایک دوسرے معنیٰ کیئے۔ چونکہ لغت میں اجتہاد کا مطلب کوشش کرنا تھا اس لئے محقق حلی (رح) نے اجتہاد کے معنیٰ یہ کیئے کہ کوئی عالم دین، احکام اسلامی کے استنباط و استخراج کے لئے اپنی کوششیں صرف کرے۔ اگرچہ اس تعریف میں خود قیاس والا اجتہاد بھی آتا ہے لیکن ہم قیاس کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں اور اسکے علاوہ دوسرے اجتہاد کو مانتے ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس طرح شیعہ بھی اجتہاد کو ماننے لگے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں ہم اجتہاد کو مانتے ہیں لیکن اجتہاد کی ایک قسم یعنی قیاس کو نہیں مانتے۔

اس کو اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ حکومت کی دو قسمیں ہیں، ایک دنیاوی حکومت اور ایک اسلامی حکومت۔ اب حضرت علی علیہ السلام حکومت کو چاہتے تھے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر طرح کی حکومت کو چاہتے تھے، بلکہ عدل وانصاف قائم کرنے کے لئے اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے نہ کہ دنیاوی حکومت۔ اسی طرح محقق حلی نے کہا کہ اجتہاد کی دو قسمیں ہیں ایک قیاس والا اجتہاد اور ایک غیر قیاس والا اجتہاد۔ اور ہم اجتہاد کو مانتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ہر طرح کے اجتہاد کو مانتے ہیں بلکہ غیر قیاس والے اجتہاد کو مانتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

اس طرح محقق حلی (رح) نے اجتہاد جیسے بدنام لفظ کو ایک حسن عطا کیا۔ چونکہ الفاظ اور کلمات میں کوئی عیب نہیں ہوا کرتا بلکہ اگر نقص ہوتا ہے تو اس کے مفہوم اور معنیٰ میں ہوتا ہے۔

اصطلاح لفظ اجتہاد اصطلاح کے اعتبار سے ایک معقول معنیٰ میں استعمال ہونے لگا۔ اس کے بعد جب یہ لفظ شیعہ فقہاء کے ادبیات میں آگیا تو اس کے معنیٰ کچھ اور وسیع بھی ہوئے، لیکن بہر حال وہ اجتہاد پھر بھی مستثنیٰ رہا، جس کی ائمہؑ مذمت کرتے تھے ۱ کیونکہ اس اجتہاد میں قیاس ایک ذریعہء اجتہاد کے نام سے مرسوم تھا۔

یہاں اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اجتہاد کا مطلب قانون سازی ہے تو کیا مجتہد اپنی فکر اور اپنی رائے کی بنیاد پر کوئی ایسا قانون وضع کرے جو قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے نہیں اسے اصطلاح میں "اجتہاد بالرائے" کہتے ہیں۔ شیعی نقطہ نظر سے اس قسم کا اجتہاد منع ہے، لیکن اہل سنت اسے جائز سمجھتے ہیں۔ اہل سنت جب قانون سازی کے مصادر اور شرعی دلیلوں کو بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں، کتاب، سنت، اجتہاد، اجتہاد کو جس سے مراد اجتہاد بالرائے ہے؛ قرآن وسنت کی صف میں شمار کرتے ہیں۔

اس اختلاف نظر کا سبب اہل سنت کا یہ نظریہ ہے کہ کتاب وسنت کے ذریعے بننے والے قوانین محدود ہیں، حالانکہ واقعات و حادثات لامحدود ہیں، لہٰذا کتاب وسنت کے علاوہ

۱۔ دروس فی علم الاصول، حلقہ اولیٰ شہید صدر

Presented by www.ziaraat.com

ایک اور مصدر ضروری ہے جس کے سہارے الٰہی قوانین بنائے جا سکیں اور یہ مصدر وہی ہے جسے ہم "اجتہاد بالرائے" کے نام سے یاد کرتے ہیں' انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم {ص} سے کچھ حدیثیں بھی نقل کی ہیں' من جملہ یہ کہ رسول خدا جس وقت معاذ بن جبل کو یمن بھیج رہے تھے' ان سے دریافت فرمایا کہ تم وہاں کیسے فیصلے کرو گے؟ معاذ نے کہا' کتاب خدا کے مطابق۔ حضرت نے فرمایا' اگر کتاب خدا میں تمہیں اس کا حکم نہ مل سکا؟ معاذ نے عرض کیا' رسول خدا کی سنت سے استفادہ کروں گا۔ حضرت نے فرمایا' اور اگر رسول خدا کی سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ معاذ نے کہا' اجتھد رائی یعنی اپنی فکر' اپنی رائے' اپنے ذوق اور اپنے سلیقے سے کام لوں گا۔ کچھ اور حدیثیں بھی اس سلسلے میں ان لوگوں نے نقل کی ہیں۔ ہم لوگ اس طرح کے اجتہاد کو نہ فقط ناجائز بلکہ شریعت اسلام کے قوانین میں دخالت مانتے ہیں شیعوں اور ان کے آئمہ کی نظر میں اس کی ابتدائی بنیاد ہی یعنی یہ کہ کتاب وسنت کافی نہیں ہیں باطل ہے لہٰذا ہمیں اپنی فکر و رائے سے اجتہاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایسی بے شمار حدیثیں پائی جاتی ہیں کہ ہر چیز کا کلی حکم قرآن وسنت میں موجود ہے کتاب "وافی" میں باب البدع والمقائیس" کے بعد ایک باب ہے جس کا عنوان یہ ہے:

باب الرد الی الکتاب والسنة وانه لیس شئی من الحلال و الحرام وجمیع ما تحتاج الیه الناس الا وقد جاء فیه کتاب او سنة[1]

---

[1] کافی' جلد ا' کتاب العلم

Presented by www.ziaraat.com

قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنے کا باب اور یہ کہ ہر حلال وحرام اور عوام کی ضروریات قرآن وسنت میں موجود ہیں) لہذا ہمارے اور اہل سنت کے اجتہاد میں کافی فرق ہے

گمان غالب یہ ہے کہ شیعوں میں اجتہاد ومجتہد کا لفظ آج کے رائج معنی میں سب سے پہلے علامہ حلی نے استعمال کیا ہے۔علامہ حلی نے اپنی کتاب "تہذیب الاصول" میں "باب القیاس" کے بعد "باب الاجتہاد" تحریر فرمایا ہے' وہاں انہوں نے اجتہاد اس معنی میں استعمال کیا ہے جس معنی میں آج استعمال کیا جاتا ہے اور رائج ہے۔

پس شیعی نقطہ نظر سے وہ اجتہاد ناجائز ہے جو قدیم زمانہ میں قیاس ورائے کے معنی میں استعمال ہوتا تھا۔اب چاہے اسے قانون سازی وتشریع کا ایک مستقل مصدر وسرچشمہ مانیں یا واقعی حکم کے استخراج واستنباط کا وسیلہ' لیکن جائز اجتہاد سے مراد فنی مہارت اور اصولی قواعد وضوابط کی بنیاد پر سعی وکوشش ہے۔

پس یہ جو کہا جاتا ہے کہ اسلام میں اجتہاد کیا چیز ہے؟ اس کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اجتہاد جس معنی میں آج استعمال ہو رہا ہے' اس سے مراد صلاحیت اور فنی مہارت ہے۔ظاہر ہے کہ جو شخص قرآن وحدیث سے استفادہ کرنا چاہتا ہے اس کے لئے قرآن کی تفسیر' آیتوں کے معانی' ناسخ ومنسوخ اور محکم ومتشابہ سے واقفیت' نیز معتبر وغیر معتبر حدیثوں میں تمیز دینے کی صلاحیت ضروری ہے۔اس کے علاوہ صحیح عقلی اصولوں کی بنیاد پر حدیثوں کے آپسی ٹکراؤ کو ممکنہ حد تک حل کرسکتا ہو' مذہب کے

Presented by www.ziaraat.com

اجمالی و متفق علیہ مسائل کو تشخیص دے سکتا ہو' خود قرآنی آیتوں اور حدیثوں میں کچھ کلی اصول و قواعد ذکر ہوئے ہیں' دنیا کے تمام علوم میں پائے جانے والے تمام اصول اور فارمولوں کی طرح، ان شرعی اصول و قواعد کے استعمال کے لئے بھی مشق' تمرین' تجربہ اور ممارست ضروری ہے۔ ایک ماہر صنعت کار کی طرح اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مواد کے ڈھیر میں سے کون سا مواد انتخاب کرنا ہے' اس میں مہارت و استعداد ہونی چاہئے۔ خاص طور سے حدیثوں میں بہت زیادہ الٹ پھیر اور جعل سازی ہوئی ہے' صحیح و غلط حدیثیں آپس میں خلط ملط ہیں' اس میں صحیح حدیث کو غلط حدیث سے تشخیص دینے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔ مختصر یہ کہ اس کے پاس اس قدر ابتدائی و مقدماتی معلومات فراہم ہونی چاہئیں کہ واقعاً اس میں اہلیت' قابلیت' صلاحیت اور فنی مہارت پیدا ہو جائے۔

بعض ایسے افراد ہیں جو کسی مرجع تقلید کی تلاش میں ہیں' کہتے ہیں کہ ہمیں کسی ایسے شخص کی تلاش ہے جس کے آستانہ پر سر جھکا دیں اور خود کو اس کے حوالے کرسکیں' لیکن اسلام نے جس تقلید کا حکم دیا ہے وہ سپردگی اور خود کو کسی کے حوالے کرنا نہیں ہے بلکہ آنکھ کھولنا اور کھلوانا ہے' تقلید اگر خود سپردگی کی شکل اختیار کرلے تو اس میں ہزاروں برائیاں پیدا ہو جائیں گی، قرآن مجید اس طرح کی تقلید کی نہی فرماتا ہے وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لاَ يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلاَّ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلاَّ يَظُنُّونَ [1] یہ آیت ان جاہل

۱۔ بقرہ ۷۸

Presented by www.ziaraat.com

یہودی عوام کی مذمت کر رہی ہے جو اپنے علماء کی تقلید و پیروی کرتے تھے اور ان آیتوں کے بعد جن میں یہودی علماء کے برے طور طریقوں کا ذکر ہوا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

"ان میں کچھ ایسے جاہل و نادان افراد تھے جو اپنی آسمانی کتاب کے بارے میں بے بنیاد امیدوں اور آرزوؤں کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے اور وہم و گمان کی پیروی کرتے تھے۔"

ناجائز تقلید اور امام صادق علیہ السلام

ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہودی جاہل عوام، اپنے علماء کی پیروی اور ان کی ہر بات ماننے پر مجبور تھے، ان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ ہی نہ تھا اس میں ان کی کیا خطا ہے؟ اگر خطا ہے تو وہ یہودی علماء کی خطا ہے۔ قرآن مجید ان بے چارے عوام الناس کی مذمت کیوں کر رہا ہے جو کچھ جانتے ہی نہ تھے اور صرف اپنے علماء کی پیروی کر رہے تھے؟ اگر علماء کی تقلید و پیروی لائق مذمت ہے تو پھر ہمارے عوام کی بھی مذمت کی جانی چاہئے جو ہمارے علماء کی تقلید کرتے ہیں، اگر یہودی عوام کو اپنے علماء کی تقلید نہیں کرنی چاہئے تھی تو ان لوگوں کو بھی تقلید نہیں کرنی چاہئے۔"

حضرتؑ نے فرمایا:

Presented by www.ziaraat.com

بين عوامنا و علمائنا وبين عوام اليهود و علمائهم فرق من جهة وتسوية من جهة: اما من حيث استووا فان الله قد ذم عوامنا بتقليدهم علمائهم كما قد ذم عوامهم و اما من حيث افترقوا فلا[1]

"ہمارے عوام و علماء اور یہودی عوام و علماء میں ایک جہت سے فرق ہے اور ایک جہت سے ایک جیسے ہیں، ان کے ایک جیسے ہونے کی جہت میں خداوند عالم نے ہمارے عوام کو بھی اپنے علماء کی ویسی تقلید کرنے کے باعث مذمت کی ہے اور فرق ہونے کی جہت میں مذمت نہیں کی ہے۔"

اس شخص نے عرض کیا:

فرزند رسول وضاحت فرمایئے۔"

حضرتؑ نے فرمایا:

"یہودی عوام نے اپنے علماء کی عملی زندگی دیکھی تھی کہ وہ کھلم کھلا جھوٹ بولتے ہیں، رشوت لینے سے نہیں چوکتے، رشوت اور ذاتی تعلقات کے باعث الٰہی احکام اور فیصلوں میں الٹ پھیر کرتے ہیں، افراد و اشخاص سے تعصب کی بنیاد پر برتاؤ کرتے ہیں، ذاتی حب و بغض کو الٰہی احکام میں شامل کرتے ہیں۔"

اس کے بعد حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

و اضطروا بمعارف قلوبهم الى ان من يفعل ما يفعلونه فهو فاسق لا

---

[1]. الاحتجاج، طبرسی، ج ۲، ص ۳۶۲

Presented by www.ziaraat.com

یجوز ان یصدق علی اللہ ولا علی الوسائط بین الخلق وبین اللہ

" وہ اس فطری الہام کی روشنی میں جو خداوند عالم نے تکوینی طور پر ہر شخص کو عطا کیا ہے جانتے تھے کہ ایسے اعمال کا ارتکاب کرنے والے شخص کی پیروی نہیں کرنی چاہئے' اس کی زبان سے بیان ہونے والا خدا اور رسولؐ کا قول نہیں ماننا چاہئے۔"

یہاں امامؑ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کوئی یہ گمان نہ کرے کہ یہودی عوام اس مسئلہ سے واقف نہیں تھے کہ ان علماء کی بات ماننا جائز نہیں ہے جو دینی احکام کے خلاف عمل کرتے ہیں' کیونکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے کوئی شخص واقف نہ ہو اس مسئلہ کی معرفت خداوند عالم نے ہر شخص کی فطرت میں ودیعت کی ہے اور ہر شخص کی عقل اسے جانتی ہے کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے لا ترکنوا الی الذین ظلموا یعنی ان لوگوں پر اعتماد اور تکیہ نہ کرو جو برے کام انجام دیتے ہیں امام نے خود تقلید کو منع نہیں کیا بلکہ برے لوگوں کی تقلید کرنے سے نہی کی ہے

Presented by www.ziaraat.com

اجتہاد اور تقلید قرآن وسنت کی روشنی میں

اس سلسلے میں علماء اور محققین نے متعدد عقلی و نقلی دلیلیں پیش کی ہیں لیکن ہم اس کتابچہ کے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ دلیلوں کا ذکر کرتے ہیں

۱۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ [۱]

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور ان کی طرف بھی وحی کرتے رہے ہیں تو ان سے کہئے کہ اگر تم نہیں جانتے ہو تو جاننے والوں سے دریافت کرو ذِکر کے معنی آگاہی و اطلاع کے ہیں اهل ذکر کا مفہوم اس آیت میں بہت وسیع ہے اگر چہ بعض مفسرین نے یہاں پر اہل ذکر سے مراد علماء اہل کتاب کو لیا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہ فقط اہل کتاب سے مخصوص ہے، بلکہ یہ قاعدہ ءکلیہ کو مصادیق پر تقسیم کرنے کی طرح ہے۔

علماء اہل کتاب کے بارے میں اہل ذکر استعمال ہونا اس وجہ سے تھا کہ مشرکین رسول اکرم {ص} کی نبوت کے قائل نہیں تھے جو گذشتہ انبیاء کے بارے میں ان کی بات پر یقین کرتے لہذا کہا گیا کہ خود اہل کتاب علماء سے ہی پوچھ لو نہ یہ کہ علماء اہل کتاب ہی صرف اہل ذکر ہوں۔

۱۔النحل آیت ۴۳

Presented by www.ziaraat.com

راغب نے مفردات میں لکھاہے کہ: ذکر کے دو معنی ہیں کبھی حفظ کے معنی میں آتا ہے،اور کبھی یاد دہانی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن یہ یاد دہانی کبھی قلبی ہوتی ہے اس صورت میں اسے ذکر ذہنی کہتے ہیں اور کبھی ظاہری ہوتی ہے اس صورت میں اسے ذکر لفظی کہتے ہیں

اور قرآن کریم کو جو ذکر کہا گیاہے اسکی وجہ یہی ہے کہ قرآن حقایق بیان کرتا ہے.

۲_ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُواْ كَآفَّةً فَلَوْلاَ نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُواْ فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُواْ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُواْ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ [۱]

"تمام مومنوں کے لئے کوچ کرنا تو ممکن نہیں ہے مگر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تاکہ دین کا علم حاصل کرے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو ڈرائے شاید وہ برے کاموں کو انجام دینے سے بچنے لگیں۔

اس آیت کے ذیل میں مفسرین نے مختلف شان نزول ذکر کئے ہیں ہم صرف دو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گزریں گے۔

پیامبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے ایک گروہ کو تبلیغ اسلام کے لئے بدو قبائل میں بھیجا، بدووں نے انکا استقبال وخیر مقدم کیا،ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا،لیکن ان میں سے کچھ نے کہا

۱_ توبہ ۱۲۲

Presented by www.ziaraat.com

تم پیامبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) کو چھوڑ کر ہمارے پاس آئے ہو، ان لوگوں کو اس بات سے تکلیف ہوئی، لہذا پیامبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی خدمت میں واپس آئے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی[۱]

تفسیر تبیان میں اس آیت کے بارے میں دوسری شان نزول کا بھی ذکر آیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب بدو عرب مسلمان ہوئے، تو سارے ہی علم دین حاصل کرنے کے لئے مدینہ آ گئے جس سے وہاں کی تمام اشیاء خورد و نوش مہنگی ہونے لگیں، اس سے مدینہ میں رہنے والے مسلمانوں کی پریشانیوں میں اضافہ ہونے لگا تو، یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ ضروری نہیں ہے کہ اپنے شہروں کو خالی چھوڑ کر سب کے سب علم دین حاصل کرنے مدینہ آ جاو بلکہ کافی ہے کہ کچھ لوگ اس کام کے لئے مدینہ آ جائیں۔[۲]

تفقہ سے مراد

اس میں شک نہیں ہے کہ تفقہ فی الدین سے مراد تمام معارف و احکام اسلامی کی تعلیم حاصل کرنا ہے، چاہے وہ اصول دین سے ہو یا فروع دین سے کیونکہ یہ تمام چیزیں تفقہ فی الدین میں جمع ہیں

اس بنا پر یہ آیت، بہترین دلیل ہے کہ کچھ افراد واجب کفائی کی بنیاد پر علم دین کے

۱۔ مجمع البیان، مذکورہ آیت کے ذیل میں

۲۔ التبیان، جلد ۵۔ صفحہ ۳۲۳۔ مذکورہ آیت کے ذیل میں

Presented by www.ziaraat.com

تمام شعبوں میں تحصیل کریں،اور تحصیل علم کے بعد لوگوں کے درمیان جائیں اور انھیں اسلامی احکام ومعارف سے آشنا کرائیں.

اس آیت کے مطابق دینی علم حاصل کرنا اور اس میں غور وفکر کرنا تمام مسلمانوں پر واجب کفائی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر،پڑھنے کے علاوہ دوسروں کو تعلیم دینا بھی واجب ہے

مجتہد جامع الشرائط کی تقلید کا جواز

اس آیت کو علماء نے تقلید کے جواز کے لئے بہترین دلیل مانا ہے اس لئے کہ دینی تعلیم حاصل کرنا اور ماہر ہونے کے بعد لوگوں کو دینی احکام سے آشنا کرنے کا نام ہی تقلید ہے

حالانکہ یہ آیت جیسا کہ پہلے عرض کر چکے ہیں صرف فروع دین سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اصول دین کو بھی شامل ہے لیکن فروع دین کا اس میں آنا ہی تقلید کے جواز کے لئے بہترین شاہد ہے.

ایک بات جو یہاں کہی جا سکتی ہے وہ یہ کہ اس زمانہ میں اجتہاد وتقلید کا مسئلہ تھا ہی نہیں، وہ لوگ علم دین کو حاصل کرتے تھے اور لوگوں میں انھیں مسائل کو بیان کرتے تھے جو معصوم سے سنے ہیں جیسے آج کے مولوی حضرات توضیح المسائل میں دیکھ کر مسائل بیان کرتے ہیں، اس بات کا جواب، مفہوم اجتہاد وتقلید کی وسعت کو مدنظر

Presented by www.ziaraat.com

رکھتے ہوئے آسانی سے دیا جاسکتا ہے توضیح یہ کہ:

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ علم فقہ میں جتنی وسعت آج ہے اس زمانے میں نہیں تھی، اور مسلمان آسانی سے دینی مسائل رسول اکرم {ص} سے سیکھ لیتے تھے.

لیکن اس کے باوجود ایسا نہیں تھا کہ تمام لوگ صرف مسئلے بتانے کی ہی صلاحیت رکھتے تھے بلکہ ان میں سے بہت سے ایسے بھی تھے جو قضاوت اور دیگر امور کے لئے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے نمائندہ بن کر جاتے تھے، اس صورت میں ایسے مسائل بھی آتے تھے جنھیں پیامبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) سے نہیں سنا تھا، لیکن وہ قرآن مجید کے عمومات و اطلاقات میں موجود تھے، مسلماً ان احکام کو تطبیق کلیات علی جزئیات، علمی اصطلاح میں ردّ فروع علی الاصول اور ،ردّالاصول علی الفروع کے ذریعہ حاصل کرتے تھے اور یہ بھی ایک طرح کا اجتہاد تھا (توجہ کریں).

یقیناً اس طرح کے کام پیامبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے زمانے میں ہوتے تھے، اسی وجہ سے مادہ اجتہاد صحابہ اور دوسرے افراد کے درمیان استعمال ہوتا تھا، اگرچہ تمام اصحاب وانصار میں یہ صلاحیت اور لیاقت نہیں تھی.

اور چونکہ آیت عام استعمال ہوئی ہے اس لئے مسئلہ بتانے والے اور مجتہدین دونوں اس کے مصداق ہیں اس طرح آیت کے عموم سے اجتہاد اور تقلید دونوں کا جواز ثابت ہوتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

آسان لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ آیہ کریمہ اس دور کے احکام پہونچانے کے طریقہ کو قطعی طور پر حجت مانتی ہے اور یہ طریقے مختلف تھے:

۱۔خود روایت کا حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا۔غالباً سابقہ زمانے میں اصحاب معصومین علیھم السلام کے درمیان یہ طریقہ زیادہ رائج تھا یہی وجہ ہے کہ ان کو راوی اور ناقلین حدیث کہا جاتا تھا۔

۲۔اس فن کا ماہر اور تتبع کرنے کرنے والا عالم دین، آیات و روایات میں غور فکر کر کے اصولی اور فقھی قواعد کے ذریعہ تجزیہ و تحلیل کرنے کے بعد (جسے اجتہاد کہا جاتا ہے) جس نتیجہ پر پہنچے اس کو فتویٰ کی صورت میں دوسروں کے سپرد کرے، جیسے کہ آئمہ علیھم السلام کے بعض شاگرد ایسا ہی کرتے تھے۔حضرت ولی عصر آخر الزمان اروا حنا فداہ کے زمانہ غیبت سے لوگوں تک احکام دین پہنچانے کا یہی طریقہ علماء نے اختیار کر رکھا ہے اور آیۂ شریفہ بھی اس طریقہ کو اپنے اندر شامل کرتی ہے۔پس اس مختصر بیان سے یہ نتیجہ حاصلہ ہوتا ہے کہ آیہ شریفہ نقل روایت کے حجت اور معتبر ہونے کے ساتھ ساتھ مجتہد کے فتویٰ کے حجت و معتبر ہونے کو بھی ثابت کر رہی ہے۔

۳۔ و اما من کان من الفقهاء صائنا لنفسه حافظا لدينه مخالفا علی هواه مطيعا لامر مولاه فللعوام ان يقلدوه [۱]

امام حسن عسکری علیہ السلام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام

۱۔تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام، ص ۳۰۰

Presented by www.ziaraat.com

ششم علیہ السلام نے فرمایا: فقہاء میں سے جو شخص پرہیزگار اور دین کی حفاظت کرنے والا ، ہوائے نفس کی مخالفت کرنے والا، اللہ کے احکام کی اطاعت کرنے والا ہو تمام عام لوگوں کو اس کی تقلید کرنی چاہیئے۔

یہ حدیث تقلید و اجتہاد کی دلیلوں میں سے ایک اہم دلیل ہے اور شیخ انصاری {رحمہ اللہ} اس حدیث کے متعلق فرماتے تھے' اس سے درستی و صداقت کے آثار نمایاں ہیں۔ ۱

یہ حدیث مجتھدین کے لئے چار خصوصیات کا ذکر کرتی ہے ۱۔تقوا و ورع ۲۔نگھبان دین ۳۔مخالف ہویٰ ۴۔خداو معصومین کا کامل طور پر اتباع۔

حقیقت یہ ہے کہ ان شرائط کے حامل بہت کم فقہاء ہیں لیکن اگر ایک بھی موجود ہو تو جواز تقلید ثابت ہے اور ان لوگوں کی پیروی کرنا جو ھویٰ نفس کے غلام ہوں اور احکام خدا کے پابند نہ ہوں قرآن، حدیث اور عقل کی رو سے قبیح اور غلط ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے لا ترکنوا الی الذین ظلموا ان لوگوں کی پیروی مت کرو جو ظالم {شرائط نہیں رکھتے} ہیں اور ہماری گفتگو ان مجتھدین کی تقلید کے جواز میں ہے جو تقوی اور پرہیزگاری میں نمونہ ہیں دوسرے الفاظ میں ان میں شرائط پوری طرح پائے جارہے ہوں لہذا اس چیز کو دلیل بنا کر جامع الشرائط، مجتھد کی تقلید کے جواز پر اعتراض کرنا بجا نہ ہوگا۔

۱۔السید محمد باقر الصدر، الفتاوی الواضحۃ، ص ۱۰۳۔۱۰۰

Presented by www.ziaraat.com

۴_روایت میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ان العلماء ورثة الانبیاء [1]

میری امت کے علماء، انبیاء کے وارث ہیں، اسی طرح کی دوسری روایتوں میں افضل من انبیاء بنی اسرائیل بھی استعمال ہوا ہے ہم اس کے بارے میں کہ علماء کن کن چیزوں میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں آئندہ صفحات پر علماء کی فضیلت کے باب میں گفتگو کرینگے یہاں اتنا ہی کافی ہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء سے تشبیہ مطلق اور بغیر کسی قید کے استعمال ہوئی ہے جو علماء کی عقول کی عظمت اور دوسروں کا ان کی اطاعت کرنے کو بھی شامل ہوگی جیسے انبیاء کی اطاعت بنی اسرائیل کے لئے ضروری تھی اسی طرح علماء کی اطاعت، امت مسلمہ کے لئے ضروری ہے؛ اس حدیث کے جیسی ایک روایت امام ہشتم علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا

۵_منزلة الفقیه فی هذا الوقت کمنزلة الانبیاء فی بنی إسرائیل. [2]

اس زمانے میں فقیہ کی اہمیت و منزلت ایسی ہے جیسے انبیاء کی بنی اسرائیل کے درمیان تھی

۶_ایک اور روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وارد ہوا ہے (اللهم ارحم خلفائی) فقیل له: یارسول الله ومن خلفائك؟ قال: الذین یاتون

۱_الکافی ج ۱ ص ۳۴

۲_بحار جلد ۷۵ ص ۳۴۶

Presented by www.ziaraat.com

من بعدی یروون عنی حدیثی وسنتی, فیعلمونها الناس من بعدی [۱]

اس حدیث کو شیخ صدوق نے امیر المومنین علیہ السلام سے چار معتبر طریقوں سے نقل کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں پیغمبر اسلام نے تین مرتبہ فرمایا: پروردگارا میرے خلفاء پر رحم فرما، رسول خدا سے پوچھا گیا یا رسول اللہ آپکے خلفاء کون لوگ ہیں تو آپ نے فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئینگے اور میری حدیث وسنت کو نقل کرینگے اور اسے میرے بعد لوگوں کو پڑھائینگے یعنی تعلیم دینگے۔

۷۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجاری الامور علی ید العلماء باللہ الامناء حلالہ وحرامہ [۲]

اور شیخ حرانی نے اسی حدیث کو امام حسین علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے [۳] تمام امور علماء الھی کے ہاتھوں میں ہیں کہ جو اللہ کے حلال اور حرام کی حفاظت کرتے ہیں

یہ حدیث علماء وفقہاء کے لئے کم سے کم تین حقوق بیان کرتی ہے حق رہبری ،حق فتوی ،حق قضا ان تینوں حقوق کو نظر میں رکھتے ہوئے اجتہاد کا جواز روز روشن کی طرح

۱۔وسائل الشیعہ ،ج ۱۸ ص ۶۶ ،آٹھواں باب صفات قاضی ۵۳

۲۔تحف العقول ،۲۳۸

۳۔کتاب مستدرک الوسائل میں باب ۱۱۔ابواب صفات قاضی ،ج ۳ ،ص ،۱۸۸

Presented by www.ziaraat.com

معلوم ہے

۸_رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: الفقهاء امناء الرسل مالم یدخلوا فی الدنیا [1]

فقہاء رسولوں کے امین ہیں جب تک وہ دنیا طلب نہ ہو جائیں

۹_ قال له ابو جعفر علیه السلام اجلس فی مسجد الکوفة و افت الناس، انا احب ان اریٰ فی شیعتی مثلك [2]

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے صحابی سے فرمایا: کوفہ کی مسجد میں بیٹھو اور لوگوں کے لئے فتوی صادر کرو میں چاہتا ہوں میرے شیعوں میں تم جیسی صلاحیت والے لوگ ہوں

امام علیہ السلام اپنی اس حدیث میں اپنے اس صحابی کو حکم دیتے ہیں کہ جس میں فتوی دینے کی صلاحیت اور لیاقت موجود تھی امام کا یہ عمل ان لوگوں کے خرافی اور بے ہودہ گمان کو باطل کرتا ہے جو اجتہاد اور تقلید کو حرام مانتے ہیں امام نے اس فعل کو اپنے نزدیک محبوب اور مطلوب مانا ہے اسی لئے فرمایا انا احب ان اریٰ فی شیعتی مثلك

ایک دوسری جگہ اسی طرح کی ایک حدیث میں امام نے اپنے صحابی کو مدینہ کی مسجد

۱۔الکافی، ج۱ص۴۶ حدیث/۵

۲۔رجال علامۃ الحلی ۱۲۱-ابان بن تغلب ص:۲۱

Presented by www.ziaraat.com

میں فتویٰ دینے کے لئے حکم دیا ہے

۱۰۔ امام باقر علیہ السلام نے اپنے صحابی سے فرمایا: اجلس فی مسجد المدینة و افت الناس، فانی احب ان اری فی شیعتی مثلك

مدینہ کی مسجد میں بیٹھو اور لوگوں کے لئے دینی مساءل میں فتوی صادر کرو میں اپنے شیعوں میں تم جیسے {مجتہد اور فقیہ} دیکھنا چاہتا ہوں

۱۱۔ ابن بابویہ (شیخ صدوق)، عَن مُحَمَّدِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عِصَامٍ عَن مُحَمَّدِ بنِ یَعقُوبَ عَن اِسحَاقَ بنِ یَعقُوبَ قَالَ سَاَلتُ مُحَمَّدَ بنَ عُثمَانَ العَمرِی اَن یُوصِلَ لِی کِتَاباً قَد سَاَلتُ فِیهِ عَن مَسَائِلَ اَشکَلَت عَلَیَّ فَوَرَدَ التَّوقِیعُ بِخَطِّ مَولَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ علیه السلام اَمَّا مَا سَاَلتَ عَنهُ اَرشَدَكَ اللّٰهُ وَ ثَبَّتَكَ اِلَی اَن قَالَ وَ اَمَّا الحَوَادِثُ الوَاقِعَةُ فَارجِعُوا فِیهَا اِلَی رُوَاةِ حَدِیثِنَا فَاِنَّهُم حُجَّتِی عَلَیکُم وَ انَا حُجَّةُ اللّٰهِ وَ اَمَّا مُحَمَّدُ بنُ عُثمَانَ العَمرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ وَ عَن اَبِیهِ مِن قَبلُ فَاِنَّهُ ثِقَتِی وَ کِتَابُهُ کِتَابِی[1]

یہ روایت کتاب اکمال الدین واحتجاج طبرسی میں بھی موجود ہے

اسحاق ابن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے محمد ابن عثمان عمری کے ذریعہ حضرت حجت کی خدمت میں ایک خط لکھ کر کچھ مشکل مسائل کا حل دریافت کیا تو حضرت نے اپنے قلم مبارک سے اس خط کا جوب تحریر فرمایا کہ نئے حوادث اور واقعات میں ہماری

۱۔ حر عاملی، محمد بن الحسن، وسائل الشیعہ، ج ۲۷، ص ۱۴۰،

Presented by www.ziaraat.com

احادیث کے بیان کرنے والوں کی طرف رجوع کرو وہ میری حجت ہیں تمہارے اوپر اور میں خدا کی حجت ہوں {لیکن محمد ابن عثمان خدا ان پر اور ان کے باپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے} ان کی کتاب میری کتاب ہے

اس حدیث شریف میں امام علیہ السلام نے حوادث واقعہ میں اپنے عالمان احادیث کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے

حوادث واقعہ

حوادث واقعہ سے مراد دینی وشرعی مسائل تو ہیں ہی کیونکہ معصومین علیھم السلام کے زمانے سے ہی مسلمانوں کی سیرت رہی ہے کہ شرعی مسائل میں فقہاء اور علماء سے سوال کرتے تھے اس بات کی درستی پر متواتر احادیث کے علاوہ آیات اور عقل بھی دلالت کرتی ہے شیعہ مسائل شرعیہ میں فقہاء کی طرف رجوع کرتے تھے، اس بات کو نواب امام زمانہ عج اور خط لکھنے والے بھی جانتے تھے لہذا حوادث واقعہ سے مراد زمانہ غیبت میں انفرادی امور اور سماجی واجتماعی معاملات بھی شامل ہیں جن کے بارے میں امام سے سوال کیا گیا ہے

سوال عام اور کلی ہونے کے ساتھ اصولی تھا کہ آقا جب آپ پردہ غیبت میں چلے جائینگے تو ہم مسائل میں کس سے رجوع کریں لہذا جواب بھی اصولی دیا گیا کہ جو احادیث کے عالم ہیں ان سے رجوع کیا جائے

Presented by www.ziaraat.com

رواۃ حدیث

رواۃ حدیث سے مراد کیا ہے؟ کیا ہر اس شخص سے رجوع کیا جا سکتا ہے جو حدیث نقل کرے چاہے وہ خود حدیث کو نہ سمجھ سکے اور نہ تاریخ کے ان حقایق اور حالات سے باخبر ہونا اس کے لئے ضروری ہے جن میں احادیث کو جعل کیا گیا اور طرح طرح کی خرافات، قول معصوم کی جھوٹی نسبت دے کر، اسلام میں ڈالنے کی کوششیں کی گئیں تا کہ اسلام اور شیعت کا چہرہ مسخ ہو جائے کوئی بھی شخص جو نہ جانتا ہو کہ احادیث کتنی طرح کی ہوتی ہیں کیا امام نے ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا ہے؟

کوئی بھی شخص جو عقل سلیم رکھتا ہے وہ یہی کہے گا کہ امام کی مراد اس طرح کے افراد ہرگز نہیں ہو سکتے کیونکہ ایسے افراد اپنی لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے اسلام کے صحیح حکم کو تو کیا سمجھیں گے حدیث کے متن کو بھی صحیح طریقہ سے دوسروں تک پہونچانے کی لیاقت نہیں رکھتے۔

پس رواۃ حدیث سے امام علیہ السلام کی مراد وہ افراد ہیں جو علوم احادیث اور دوسرے ضروری علوم میں مہارت رکھتے ہوں اور جب کوئی ان تمام علوم کا پوری طرح عالم ہو جاتا ہے اسی کو اصطلاح میں مجتہد کہا جاتا ہے پس امام نے اس حدیث میں اپنے شیعوں کو حکم دیا ہے کہ حوادث واقعہ میں فقہاء اور مجتہدین سے رجوع کریں جس سے اجتہاد کے جواز کے ساتھ تقلید کی ضرورت بھی واضح ہو جاتی ہے۔

۱۲_امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: ینظر ان من کان منکم ممّن قد

Presented by www.ziaraat.com

روی حدیثنا و نظر فی حلالنا و حرامنا و عرف أحکامنا فلیرضوا به حکماً فإنّی قد جعلته علیکم حاکما[1]

لوگوں کو غور کرنا چاہئے: ان فقہاء میں سے جو ہماری احادیث کو بیان کرنے والے ہیں اور ہمارے حلال اور حرام میں صاحب نظر {مجتھد} ہیں اور احکام اہل بیت کی معرفت رکھتے ہیں ایسے شخص کو اپنا حاکم بنانے پر وہ اتفاق کرلیں کیونکہ میں نے انھیں تم پر حاکم بنایا ہے

---

[1] کافی جلد ۱، ص ۶۷

Presented by www.ziaraat.com

تشیع کی بقا میں مراجع تقلید کے کارناموں کی مختصر تاریخ

چوتھی صدی ہجری اور غیبت کبری (۳۲۹ ھ ق) کی ابتدا سے پانچویں صدی ہجری (۴۴۷ ھ ق) کے آخر تک یعنی سلجوقیوں کے بغداد میں داخل ہونے کے سال اور آل بویہ کے آخری بادشاہ کے ختم ہونے تک شیعہ علماء وفقہاء کو مختلف طرح کے حالات اور واقعات کا سامنا کرنا پڑا، غیبت کے شروع ہوتے ہی حالات بدلنے لگے شیعوں اور علماء شیعہ کی مشکلات بڑھنے لگیں کثیر ذمہ داریاں علماء وفقہاء کے دوش پر آگئیں ایک طرف امام معصوم سے جو شیعوں کا حوادث ومشکلات میں مرکز اور امن گاہ ہوتا ہے، حضوری وظاہری رابطہ منقطع ہوگیا دوسری طرف عباسی حکومت نے اپنے ناپاک شکنجے اسلامی ممالک کی سرزمین میں گاڑ دیئے تھے

اسی زمانے سے شیعوں کے حوزات علمیہ ومراجع وفقہاء عظیم الشان نے اہلبیتؑ کی میراث اور مذہب تشیع کو بچانے میں رنج وآلام اٹھا کر اور قربانیاں دیکر اپنا بے نظیر کردار نبھانا شروع کیا

اس دور میں سب سے اہم اور ضروری کام یہ تھا کہ شیعہ اپنی پہچان کو باقی رکھیں اور دوسرے مذاہب کے درمیان اپنا قد بلند کرسکیں آل بویہ کی حکومت قائم ہوتے ہی حالات مناسب ہوگئے اور فقہاء کو شیعت کی معرفت کرانے کا موقع فراہم ہوگیا

Presented by www.ziaraat.com

آل بویہ کی حکومت

آل بویہ پہلی شیعہ حکومت تھی جس نے پوری قدرت کے ساتھ حکمرانی کی اورعباسیوں کو شکست وناکامی کی دھول چٹائی ،اس دور میں عباسی حکومت کا اقتدار کمزور پڑگیا علویوں کی منزلت میں چار چاند لگ گئے انھوں نے مذہب تشیع کے پیغامات کو عام کیا یہ لوگ علم وعلماء سے دوستی رکھتے تھے اس خاندان کے اچھے خاصے لوگ عالم تھے مناظرے اورعلمی گفتگو میں دلچسپی رکھتے تھے علماء وفقہاء کو دشمنان تشیع کے ساتھ مناظرے اورمباحث کے لئے بلاتے تھے ۱

شیخ مفید(رح)

اس زمانے میں علماء شیعہ کو اپنی فکرو عقائد دوسروں تک پہونچانے کا موقع ملا،تشیع کو تقویت ملی، اس دور کی سب سے اہم شخصیت شیخ مفید (رح) نے اپنا کلیدی کردار ادا کیا.

شیخ مفید جلیل القدر فقیہ وعظیم الشان عالم ہونے کے ساتھ ،دیگر علوم میں بھی اپنی مہارت کا سکہ منوا چکے تھے ،سیاسی بصیرت کا یہ عالم تھا کہ اپنے زمانے کے سیاسی واجتماعی حوادث وحالات کو یکسر بدلنے کی صلاحیت رکھتے تھے اپنے خصوصی سیاسی نظریات کے ذریعہ آل بویہ کی حمایت حاصل کرلی۔

۱۔آل بویہ علی اصغر فقیھی ،ص ۴۴۳

Presented by www.ziaraat.com

شیخ مفید نے شیعوں کی ثقافت وتہذیب کے بحرانی حالات اور خطرناک دشمنوں کے بر سرپیکار ہونے کے دور میں، بغداد کے حوزہ علمیہ کی زعامت وریاست کو سنبھالا، تشیع کی فقہی وکلامی بنیادوں کو محکم کیا اور دوسروں کے مقابل شیعیت کا قد بلند کیا، اور اتنا استحکام بخشا کہ بعد کی نسلوں میں بھی کوئی شیعت کے اصول ومبانی کو متزلزل نہ کرسکا۔

اس بزرگوار فقیہ کی شیعیت کو بچانے کی کوششیں اور ظالم وجابر دشمنوں سے مقابلے اور مناظرے، جہاد سے کم نہیں تھے شیخ مفید (رح) نے معارف اہل بیتؑ کو آنے والی نسلوں تک پہونچانے میں کسی طرح کا خوف نہ کھایا

شیخ مفید (رح) نے اپنی علمی وفکری لیاقت کے سبب، مکتب اہلبیتؑ اور تشیع کے حدود وزوایا مشخص کیئے اور تشیع کو ان کا حقیقی مقام دلوایا [1]

شیخ کے مقام ومنزلت نے دشمنوں کے دلوں میں حسد وبغض کی آگ شعلہ ور کردی اور اسی وجہ سے شیخ کو تین مرتبہ شہر بدر کیا گیا شیخ نے ان سب مصائب ومشکلات کو اپنے اوپر برداشت کیا لیکن شیعیت کو بچانے میں ذرہ برابر سستی نہیں کی اس مرجع عظیم الشان اور محسن شیعیت، عالم دین نے دین حق کو اپنی جان کے بدلے خرید کر دنیائے فانی کو خیر آباد کہا.

۱۔ روزنامہ جمهوری اسلامی، ۲۹/۱/۷۲

Presented by www.ziaraat.com

سیدرضی وسیدمرتضی (رح)

شیخ مفید (رح) کی رحلت کے بعد، شیعوں کی مرجعیت وریاست کی ذمہ داریاں ان کے شاگردسیدرضی رہ اورسیدمرتضی کے دوش پرآگئیں

ان دوبزرگوارنےفقہ وثقافت شیعہ کی ترویج ونشرکےساتھ،معاشرتی اورسیاسی حالات پربھی پوری طرح نظریں رکھیں اپنے زمانے کےحوادث وواقعات میں شیعوں کی محافظت ونگہبانی میں کوئی کسرنہ چھوڑی اوررسمی طورپرعلویوں کی نقابت کا منصب سنبھالا

نقابت ،ایک عظیم منصب تھاجوشہریاوقت کےشریف ترین،متقی ترین اورعالم ترین سیدکودیاجاتاتھانقابت کامنصب آل بویہ کےزمانےسےعلویوں کےاختیارمیں تھا[۱] ان دوسید بزرگوارنے مذہب تشیع اورمعارف اہل بیتؑ کو بچانے میں اپنی پوری عمر صرف کردی

حوزہ علمیہ نجف کی بنیاد

سیدمرتضی (رح) اورسیدرضی (رح) کےبعدحوزہ علمیہ کی ریاست اورشیعوں کی مرجعیت انکےعظیم شاگردشیخ طوسی (رح) کے ذمہ آئی شیخ طوسی (رح) ،سیدمرتضی (رح) کے

۱۔مفاخراسلام،علی دوانی، جلد۳،ص۲۸۶

Presented by www.ziaraat.com

علاوہ شیخ مفید (رح) کے بھی شاگرد تھے دونوں استادوں سے علمی ،فکری وتجربی فیض حاصل کرنے کی وجہ سے نابغہ روزگار شخصیت بن سکے.

شیخ طوسی (رح) کی زندگی ناگوار حوادث وواقعات سے پر رہی مرجعیت کی تاریخ میں ان کا جہاد بالقلم اور ثقافتی ،عقیدتی اور سیاسی حملوں کا دفاع ۔سنہرے الفاظ میں لکھنے کے قابل ہے شیخ طوسی رہ ۴۰ /سال حوزۂ علمیہ بغداد میں رہے لیکن یہ چالیس سال ان کی جوانی سے ہجرت تک اتنے سخت تھے جن کا بیان کرنا آسان نہیں ہے.

اس درمیان بعض شدت پسند اہل سنت کی طرف سے طرح طرح کے مصائب وآلام میں مبتلا رہے ۴۴۷ھ میں سلجوقی بادشاہوں کے بغداد آنے سے جو خطرناک حالات پیدا ہوئے انکا شکار اہل تشیع خصوصا علماء شیعہ و بالاخص شیخ طوسی (رح) رہے کیونکہ اس دور میں آل بویہ کی حکومت کمزور ہو چکی تھی اور شیعوں کی طاقت برسر اقتدار نہیں تھی لہذا جو بھی ظلم ومصائب ممکن ہو سکے وہ شیعوں اور خصوصا شیخ طوسی پر کئے گئے یہاں تک کہ شیخ طوسی کا عظیم الشان کتاب خانہ، جس میں دس ہزار کتابیں تھیں جن میں شیعی معارف کے نادر ونایاب نمونے موجود تھے، جلا کر خاک کر دیا گیا؛ ان سب حوادث وواقعات کی وجہ سے شیخ طوسی (رح) کو بغداد چھوڑنا پڑا اور نجف میں جو اس وقت ایک چھوٹا قریہ تھا سکونت اختیار کی۔

شیخ طوسی (رح) کے نجف جانے سے اس قریہ کی نشاط ورونق بڑھنے لگی ،اہل علم ومعرفت افراد گرد ونواح سے وہاں جمع ہونے لگے تا کہ شیخ کے وسیع علمی دسترخوان سے

Presented by www.ziaraat.com

سیر ہوسکیں اس فقیہ بزرگوار کے دست مبارک سے حوزہ علمیہ نجف کی بنیاد رکھی گئی ، شیخ کے فقہی وکلامی نظریات پوری توانائی کے ساتھ دنیائے اسلام میں شہرت پانے لگے ،فقہ شیعہ نے نئے مرحلہ میں قدم رکھا اور شیعہ علمی وثقافتی میدان میں مضبوط اور اسلامی معاشرے میں جلوہ نمائی کرنے لگے ۔

حوزہ علمیہ حلہ

شیخ طوسی (رح) کی وفات کے بعد ایک دوسرے حوزہ علمیہ نے حلہ میں نور افشانی شروع کی ،اس حوزہ کی آغوش نے بڑے بڑے عالم ومراجع تقلید کی پرورش کی ان میں سے ہر ایک علوم اہلبیتؑ کا ستون اور تسخیر ناپذیر قلعہ کی حیثیت رکھتا تھا.

شیعہ اس زمانے میں ایک حساس دور سے گزرہے تھے، مغل ایک کے بعد ایک مسلمانوں کے شہروں کو اپنے قبضہ میں لے رہے تھے حلہ اور دوسرے شیعہ نشین ،شہر بھی ان کی دسترس سے نزدیک تھے اس حساس دور میں شیعوں کی مرجعیت نے شیعیت وشیعوں کے جان ومال کی حفاظت کے لئے سیاسی بصیرت سے کام لیا اور شیعوں کو انتشار سے بچاتے ہوئے ایک متحد قوم بنادیا.

اس دور میں جس فقیہ نامدار نے شیعہ قوم کو بچایا علامہ حلی (رح) کے والد گرامی سدید الدین یوسف ابن مطہر حلی (رح) تھے وہ اپنے وقت کے گرانقدر عالم دین اور حوزہ علمیہ کے محکم ستون تھے انھوں نے اپنی سیاسی بصیرت اور دینی زیرکی وفراست

Presented by www.ziaraat.com

سے سلطان ہلاکو کو اپنے اختیار میں کر لیا اور شیعوں کے شہروں کو قتل وغارت گری سے بچا لیا.

سلطان ہلاکو علامہ کا اتنا گرویدہ ہو گیا کہ علامہ کو اپنے مذہب کی تعلیم وتبلیغ کی آزادی دے دی علامہ نے اس موقع کو غنیمت ومناسب جانتے ہوئے شیعیت کی ترویج وفروغ میں ہر ممکن قدم اٹھایا

علامہ حلی (رح)

سدید الدین الحلی (رح) کی رحلت کے بعد ان کے فرزند، فخر تشیع، ابو منصور الحسن بن یوسف الحلی نے حوزہ نجف کی ریاست وزعامت کو سنبھالا ان کی زندگی میں بھی اہم واقعات وحادثات رونما ہوئے فرقہ وارانہ فسادات کا بازار گرم تھا لیکن علماء شیعہ نے اس دور میں اتحاد وبرادری کا علم سنبھالا اور علماء ومتکلمین کو مناظروں کے ذریعہ اپنے عقاید کے دفاع کی دعوت دی

علامہ حلی (رح) کی زندگی کے اہم کارناموں میں ان کی تالیفات وتصنیفات ہیں جن کے محکم ومتقن ہونے کے ساتھ ان کی کثرت ہے مشہور ہے کہ اگر علامہ کی تالیفات کو ان کی زندگی کے ایام پر تقسیم کیا جائے تو ہر دن کے ایک ہزار صفحے ہونگے

علامہ (رح) کا ایک اور کارنامہ مغلوں کے طاقتور بادشاہ سلطان اولجایتو کو شیعہ بنانا ہے

Presented by www.ziaraat.com

اسی بادشاہ کانام بعد میں سلطان خدابندہ ہوا [۱]

علامہ (رح) کے اسی سیاسی کارنامہ کی وجہ سے سلطان خدابندہ نے ان کے لئے ایک متحرک مدرسہ قائم کیا، جس کی ذمہ داری علامہ کے کاندھوں پر تھی اس چلتے پھرتے مدرسہ کی وجہ سے علامہ نے شیعت کا دنیا کے مختلف علاقوں میں تعارف کرایا [۲]

علامہ (رح) کی سیاسی بصیرت کی وجہ سے ہی علماء شیعہ نے اس دور میں نہ صرف فقہ واصول بلکہ کلام، بلکہ دیگر علوم میں بھی دنیا میں اپنا لوہا منوالیا اسی دور میں نامدار متکلم وفلسفی خواجہ نصیر الدین طوسی (رح)، وزارت کے عھدہ پر فائز ہوئے اور اسلام ومسلمین کی خدمت کے لئے گرانقدر اور قابل فخر کام انجام دیئے

شھید اول (رح)

حوزہ حلہ کے برجستہ علماء ونامدار فقہاء میں محمد ابن جمال الدین مکی بھی ہیں جنھوں نے شہید اول کے عنوان سے شہرت پائی انھوں نے ۷۷۱ھ میں فخر المحققین کی وفات کے بعد مرجعیت کے منصب کو سنبھالا اس زمانے میں مرجعیت ایک ایسے مرحلہ میں قدم رکھ رہی تھی جو سیاسی واجتماعی طور پر اہمیت کا حامل ہے۔

شہید اول کے زمانے تک مرجعیت پراکندہ ومنتشر تھی جو بھی جس علاقہ میں رہتا تھا

---

۱ مفاخر اسلام، جلد ۳ ص ۳۸۳

۲۔ رشاد الاذھان الی احکام الایمان، جلد ۱ ص ۳۲

Presented by www.ziaraat.com

اسی علاقہ کے مجتہد و مرجع تقلید سے رجوع کرتا اور اپنا جواب پاتا تھا لیکن شہید اول کے دور سے مرجعیت علاقائی ہونے کے بجائے عمومی و عالمی ہونے لگی اس امر کے واقع ہونے میں شہید اول کی شخصیت کا اہم رول تھا شہید اول چونکہ کثیر السفر تھے مکہ، مدینہ، بغداد، مصر، دمشق اور بیت المقدس جاتے رہتے تھے لہذا ان کے تابعین ومقلدین بھی ہر شہر و ہر دیار میں تھے ،شہید کی عالمی بحث ومناظرے کی محفلوں میں شرکت اور مستحکم فکر واندیشہ نے انھیں عالمی شہرت یافتہ بنادیا جس کے نتیجہ میں ان کی مرجعیت بھی عالم گیر ہوگئی اس عالم بزرگوار نے دو جہتوں میں کافی اہم کام انجام دیئے

ا۔مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنا،شہید (رح) کے زمانے میں شیعہ،سنی اختلافات اپنے اوج پر تھے لیکن شہید نے دوسرے ممالک میں سفر انجام دیکرلوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کیااور مسلمانوں کومتحد کیا

۲۔شیعوں کے مسائل کی فکر اور ان کا حل ،شھید (رح) چونکہ تمام لوگوں کی نظر میں باعظمت وقابل احترام شخصیت کے حامل تھے اس لئے وقت کے حاکموں کی نظریں بھی ان کے مقابل جھکی رہتی تھیں اسی لئے جب بھی شیعوں کو حکومت یا کسی دوسرے کی طرف سے کوئی مشکل ہوتی تھی تو شھید سے ان کا حل طلب کرتے تھے اور شھید، ان کی مشکلات کا؛ حکام کو نامہ لکھ کر یا جو طریقہ بہتر ہوتا تھا حل فرماتے تھے ؛شھید نے ہر شہر وقریہ میں اپنے نمائندے معین کئے ہوئے تھے جو اس علاقہ کے

Presented by www.ziaraat.com

شیعوں کے مسائل حل کیا کرتے تھے

شھید کا ایک اہم کام سربداروں {یہ شیعوں کا وہ گروہ تھا جس نے سبزوار اور خراسان میں مغلوں سے مقابلہ کیا اور حکومت قائم کی} سے رابطہ قائم کرنا خصوصا ان کے آخری امیر، علی ابن موید سے رابطہ قائم کرنا تھا [۱]

سربداروں کی مغلوں کے مقابلے میں مقاومت ۷۳۷ھ میں سبزوار اور خراسان میں شیعی حکومت کے قیام کا سبب بنی ؛یہ حکومت اسی شھید کے زمانے میں وجود میں آئی ؛علی ابن موید نے شھید سے درخواست کی کہ خراسان میں شیعیت کی ترویج ووحدت کے لیے تشریف لے جائیں شھید نے دیگر اہم امور کی وجہ سے اس کی درخواست کو مسترد کر دیا لیکن کتاب شریف (اللمعۃ الدمشقیہ) کو جوکہ فقہ امامیہ کی ایک اہم کتاب ہے سلطان کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ لوگ اس کے مطابق عمل کرسکیں [۲]

شھید کی شہرت اور تشیع کی ترویج ونشر کے سیلاب کو دیکھ کر مخالفین کے دلوں میں کینہ وحسد کی آگ برافروختہ ہوگئی جدید حالات اور واقعات نے اتنی خطرناک صورت اختیار کرلی کہ شام میں شھید اول کو شیعہ ہونے کے الزام میں قتل کیا گیا اور لاش کو جلا دیا گیا

دسویں صدی میں ایک اور نامدار فقیہ وعالم متقی نے قلعہ اجتہاد وفقاہت میں قدم رکھا جو بعد میں شھید ثانی کے نام سے مشہور ہوئے ان کا نام زین الدین بن علی ابن احمد

۱۔ مفاخر اسلام، جلد ۴، ص ۳۴۰

۲۔ مفاخر اسلام جلد ۴، ص، ۳۴۸۔۳۴۹

Presented by www.ziaraat.com

عاملی تھا آپ نابغہ عصر ہونے کے ساتھ فقہاء ومراجع کے لئے قابل افتخار شخصیت تھے۔

اس دور کی دوسری عظیم شخصیت محقق کرکی (رح) تھے یہ دونوں شخصیتیں لبنان سے تعلق رکھتیں تھیں شہید ثانی (رح) بعلبک اور محقق کرکی (رح) جبل عامل کے رہنے والے تھے؛ اس دور میں حالات نے ایک نئی کروٹ لی اور ماحول کو شیعوں کے حق میں بدل دیا سب سے اہم صفویوں کا اقتدار میں آنا تھا، صفوی بادشاہ شیعہ ہونے کے ساتھ علماء ومراجع کا بہت احترام کرتے تھے.

صفویہ دور

شاہ طہماسب صفوی کے دور میں محقق کرکی کو ایران کا شیخ الاسلامی منصب عطا کیا گیا، مقام شیخ الاسلامی عصر غیبت میں حکومت کو قانونی وغیر قانونی ہونے کی تائید یا عدم تائید کا حق رکھتا تھا؛ اس دور سے دو منصب ایک شاہ داور دوسرے فقیہ جو ایک دوسرے کی تکمیل کرتے تھے؛ شروع ہوئے، ایران کے شاہ جانتے تھے سنت اہل بیتؑ اور فقہ جعفری پر عمل کئے بغیر اقتدار میں رہنا ممکن نہیں ہے، اسی لئے علماء ومراجع تقلید کی پیروی واقتدار میں برابری کے پابند تھے یہ سلسلہ رضا خان تک اسی طرح جاری رہا فقہاء ومراجع احکام اسلامی کو رائج کرنے میں آزاد تھے اور فقہاء میں جو سب سے زیادہ باعلم اور صاحب بصیرت ہوتا وہی شیعوں کی روحانی ہدایت وکمان کو اپنے

Presented by www.ziaraat.com

ہاتھوں میں سنبھالتا تھا.

شاہ عباس صفوی کے دور میں سب سے پہلا رسالہ عملیہ،فخر تشیع، شیخ بہائی (رح) نے تالیف کیا جس کا نام جامع عباسی رکھا گیا،عباس صفوی کے دور میں صفویوں نے کئی گنا رونق پائی منصب شیخ الاسلامی مرحوم محمد تقی مجلسی کو دیا گیا.

اخباریت کی پیدائش

شاہ عباس کے دور سے فقہاء و مراجع نے قدرت وحکومت میں باقاعدہ حصہ داری شروع کی اگر چہ شہید ثانی اور مقدس اردبیلی جیسے علماء عظیم المرتبت بادشاہوں کے منظور نظر رہے تھے لیکن باقاعدہ رکن حکومت کے طور پر حصہ دار نہیں تھے اس دور میں جس چیز نے شیعیت کو بڑا نقصان پہونچایا مکتب اخباریت کی پیدایش اور وجود میں آنا تھا شاہ عباس کے دور میں ملا محمد امین استر آبادی نے اس مکتب کی بنیاد ڈالی اس دور سے پہلے کسی نے بھی مکتب اجتہاد کی مخالفت نہیں کی تھی اخباری حضرات ،اہل سنت کے فرقہ ،اہل حدیث کی طرح ظواہر کتاب وسنت کی پیروی کو حجت مانتے تھے اسی لئے فقہ شیعہ اور ان اصولوں کی مخالفت پر اتر آئے جو عقل کی بنیاد پر استوار وقائم تھے اخباریوں نے صفویوں کے سقوط اور قاجاریوں کے برسر اقتدار آنے تک کافی قدرت حاصل کرلی.

اس دور میں اصفہان کا حوزہ علمیہ اور مکتب کافی کمزور ہوگیا اور نادر شاہ درانی کے

Presented by www.ziaraat.com

برسر اقتدار آنے سے خود مذہب شیعہ کی رسمیت خطرہ میں پڑنے لگی اگر چہ نادر شاہ نے دشت مغان میں اہل سنت کو مجبور کر دیا کہ شیعوں کو ایک اسلامی مذہب کے عنوان سے قبول کریں اس کا کردار عمل وسیاست ،شیعہ ہونے کے بجائے ایک الگ فکر کے حامل تھے جسے ہم اہل سنت واہل بیتؑ کے درمیان نزدیکی قائم کرنا کہہ سکتے ہیں؛ اس کے دنیا سے جانے کے بعد، کریم خان اور آغا محمد نے اقتدار کو سنبھالا، یہ دونوں پکے شیعہ تھے ۔اس زمانے میں اخباریت نے فقہ شیعہ میں غوغا مچا رکھا تھا آغا محمد خان قاجار کے دور میں فقہ شیعہ میں اصولی انقلاب آگیا علامہ وحید بہبہانی نے ،مکتب اصول واجتہاد کی سربراہی اپنے ہاتھوں میں لی اور اخباریت سے مقابلہ ومکتب اجتہاد سے دفاع کی کمان سنبھالی ، اصولی علماء چونکہ ابھی تک فقہ شیعہ کے تنھا سردار ورہبر تھے ،اجتہاد واستنباط میں ماہر تھے وہ نص اور ظاہری الفاظ کے قائل ہونے کے ساتھ اس کی تفسیر اور تاویل کو بھی ضروری جانتے تھے ۔

علم اصول اس دور میں آج کے دور کے فلسفہ حقوق کی طرح عمل کرتا تھا شیعہ فقہاء، دین کے سمجھنے میں دخالت عقل وفکر کے پرچم دار تھے اسی اصولی انقلاب کی وجہ سے بڑے بڑے علماء جیسے کاشف الغطاء، ملا احمد نراقی وغیرہ شاہ فتح علی قاجار کے دور میں ظاہر ہوئے.

آہستہ آہستہ فتح علی قاجار کی حکومت کمزور ہونے لگی اور مکتب تشیع روز بروز وسعت پانے لگا بین النحرین کی سرحدیں مکتب عقلی تشیع کے سامنے ضعیف ہوتی گئیں حوزہ علمیہ

Presented by www.ziaraat.com

اصفہان ولبنان کے مقابلہ حوزہ علمیہ نجف اشرف نے کافی رونق حاصل کرلی

شیخ انصاری (رح)

قاجاریہ کا دارالحکومت تہران تھا جب کہ تشیع کا علمی و دینی مرکز نجف اشرف تھا تہران اورنجف کی دوری اور سابق بادشاہوں کے علماء پرظلم واستبداد کی وجہ سے سیاست ودیانت میں کافی فاصلہ ہوگیا سرانجام علماء شیعہ نے قاجاری حکومت کے خلاف قیام کیا جس کا نتیجہ مشروطہ کی صورت میں ظاہر ہوا دین وسیاست میں جدائی کی وجہ سے منصب شیخ الاسلامی (فقیہ حکومتی) مقام مرجعیت (مستقل فقیہ) میں بدل گیا۔

ناصر الدین شاہ قاجار کے دور میں علم وفقاہت کا خورشید شیخ مرتضی انصاری کی صورت میں ظاہر ہوا شیخ نے اپنی دو اہم کتابیں رسائل ومکاسب اصول وفقہ میں تحریر کیں جن کو عالمی شہرت حاصل ہوئی ان دو کتابوں نے حوزہ نجف کو وہ شہرت بخشی جو ایران وعراق ہندوستان ولبنان اور ترکی میں اس حوزہ کا پرچم نصب کرتی ہوئی اسلامی مما لک کی سرحدیں پار کرگئی اس دور سے مرجعیت نے پوری دنیائے شیعیت کو اپنی آغوش ہدایت میں لے لیا.

Presented by www.ziaraat.com

مرزا محمد حسن شیرازی

مرزا محمد حسن شیرازی نے حوزہ علمیہ نجف اشرف میں صاحب جواہر الکلام وشیخ انصاری جیسے اساتیذ سے کسب فیض کرنے کے بعد گوہر ناب و ناصر اسلام بن کر مرجعیت شیعہ کی کمان سنبھالی۔

یہ وہ دور تھا جب مغربی طاقتوں خاص کر انگلینڈ نے اپنے ناپاک پنجے اسلامی سرزمین میں گاڑ دیئے تھے ناصر الدین شاہ نے انگلینڈ کے اپنے تیسرے سفر میں ایک معاہدہ کیا جس کا مضمون کچھ اس طرح تھا

"ایران میں پیدا ہونے والا تمام تمباکو برطانیہ حکومت کا ہوگا اور کسانوں کو بغیر اجازت کاشت وفروخت کا کوئی حق نہیں ہوگا برطانیہ حکومت پر تمباکو لانے لے جانے اور سگریٹ وغیرہ بنانے اور بیچنے پر کوئی ٹیکس نہیں ہوگا، پچاس سال تک کسی بھی طرح اس معاہدہ کی عدم پیروی حکومت کی طرف سے سخت سزا کا سبب ہوگی،،

اس معاہدہ پر پوری طرح عمل درآمد کرانے کے لئے برطانیہ کی طرف سے مارچ ۱۸۹۰ء جنرل ٹیلبوٹ کو ایک جعلی کمپنی کا سربراہ بنا کر ایران بھیجا گیا [۱]

۱۔ قرارداد دژی، ص ۱۹

Presented by www.ziaraat.com

معاہدہ تمباکو کے اثرات

اس معاہدہ نے مسلمانوں کو مالی اور اقتصادی طور پر اپنے شکنجہ میں جکڑ لیا ایران کے زرخیز علاقوں میں اس وقت زیادہ تر کھیتی تمباکو کی تھی، اور کسان اپنا تمباکو برطانیہ کی طرف سے معین کی ہوئی قیمتوں پر بیچنے پر مجبور تھے، کسی دوسرے کو بیچنے کی صورت میں شاہ کے عتاب کا خوف لاحق ہوتا تھا؛ اس کے علاوہ برطانیہ، اشیاء تمباکو کو اپنی من چاہی قیمتوں پر خود ایران اور دوسرے اسلامی مما لک میں فروخت کرتا تھا؛ اس طرح روز بروز مسلمان مالی پسماندگی کا شکار ہونے لگے ۔ دوسری اور سب سے اہم مشکل یہ ہوئی کہ اس معاہدہ کے بہانہ برطانیہ نے اسلامی ثقافت و دینداری کو نابود کرنے کے لئے انگریزوں کو، ایران کی شیعی و اسلامی ثقافت کو نابود کرنے کے لئے بھیجنا شروع کیا، صرف ۱۷/ ماہ کے عرصہ میں دو لاکھ انگریز ایران کی اسلامی تہذیب مٹانے کے لئے آئے انھوں نے تہران اور دوسرے شہروں میں شراب خانے اور فساد وفحشاء کے اڈے قائم کرنا شروع کر دئے متدین جوان لڑکے لڑکیاں ان کے اس شیطانی جال میں پھنسکر شرابخوار و بے حجاب و۔۔۔ہونے لگے نوبت یہاں تک پہونچی کہ شریف گھرانوں کی بیٹیوں کو گھروں سے اغوا کرانے کے بعد فرنگیوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا اور کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی تھی [1]

---

[1]۔ تاریخ بیداری ایرانیان، ص ۲۹

Presented by www.ziaraat.com

علماء ومراجع کا تمباکو معاہدہ کی مخالفت کرنا

تمباکو معاہدہ کی وجہ سے فرنگیوں نے تہران کے علاوہ دوسرے شہروں میں اپنا اڈہ بنانا شروع کردیا تھا ایک گروہ شیراز کی طرف بھی روانہ ہوا شیراز کے مسلمانوں نے عالم وفقیہ مجاھد سید علی اکبر کی رہبری میں قیام کیا اس سید بزگوار نے منبر پر جا کر لوگوں کو اس معاہدہ کے خطرات سے آگاہ کیا اور عبا کے نیچے سے اپنی شمشیر کھینچ کر ہوا میں لہرائی اور لوگوں سے بلند آواز میں فرمایا یہ عام جہاد کا وقت ہے لوگو ڈرو نہیں قیام کرو گھروں میں عورتوں کا لباس پہن کر مت بیٹھو میرے پاس ایک شمشیر اور جسم میں چند قطرہ خون ہے جو بھی فرنگی تمباکو کے سلسلے میں شیراز آیا اسے اسی شمشیر سے واصل جہنم کردونگا۔

آذربائجان میں بھی علماء نے فرنگیوں کا مقابلہ کیا ،بزرگ علماء، آقاحاج مرزا جواد اورآقاحاج میرزا یوسف جیسے بلند مرتبہ مجتہدین نے برطانیہ اورشاہ کی اس سازش کو اپنے علاقہ میں ناکام بنایا

تبریز کے علماء نے ٹیلیگراف کے ذریعہ پیغام بھیجا" کمال حیرت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں کہ بادشاہ ہم تمام مسلمانوں کو اسیروں کی طرح کفار کے ہاتھوں بیچ رہا ہے ترک مسلمانوں کو کفار کا زیردست قرار دینا پسند کرتا ہے۔ [1]

ان کے علاوہ حاج شیخ محمد تقی وشیخ محمد علی اورملا فشارکی جیسے علماء پوری قوت کے ساتھ

---

[1]۔ گلیس درایران،ص ۲۴۳

Presented by www.ziaraat.com

اس معاہدہ کی مخالفت میں کھڑے رہے۔

اس ضمن میں سب سے اہم کام مرزا شیرازی کے فتوے نے انجام دیا کیونکہ میرزا اس وقت دنیائے شیعیت کے مرجع تھے مرزا نے ابتدا میں کئی ٹیلیگراف شاہ اور حکومت کے کارندوں کے نام لکھے اور اس معاہدہ کو ختم کرنے کی تاکید کی ،حکومت نے جواب میں اپنی مجبوریاں تحریر کیں میرزا نے دوسرے ٹیلیگراف میں مجبوریوں اور مصلحتوں کو بالائے طاق رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے تحریر کیا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم رعایا کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہو جاؤ آگاہ ہو جاؤ اب مسلمانوں کے دامن میں تمہارے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہی [1]

اس طرح بھی جب مسلمانوں کی مشکلات کم نہ ہوئیں تو میرزا نے اپنا تاریخی فتوا صادر کیا

”بسم اللہ الرحمن الرحیم آج تمباکو کا استعمال چاہے کسی بھی صورت میں ہو ایسا ہے جیسے امام زمانہ علیہ السلام سے جنگ کرنا [2]

مولف تاریخ دخانیہ نے لکھا ہے” اس حکم مبارک کا اثر اسی دن کے، آدھے حصے میں ہی ملک کے مختلف علاقوں میں دیکھا گیا اس فتوے کی ایک لاکھ کاپیاں مختلف شہروں اور قصبوں میں پہونچ گیئں اس دن کی شام اور شب جمعہ تک پورے ملک میں ھنگامہ بر پا کر دیا ملک کا کوئی بچہ، جوان اور بوڑھا نہیں بچا جس تک یہ فتویٰ نہ پہونچا ہو،،

۱۔ تاریخ دخانیہ ،ص ۴۴}

۲۔ حررہ الاحقر محمد حسن،،{ تاریخ بیداری ایرانیان ،ص ۱۹

Presented by www.ziaraat.com

اس فتوے کا اثر فقط عوام تک ہی محدود نہ رہا بلکہ امام عصر علیہ السلام کی برکتوں سے سرکاری حکام اور بادشاہ کی حرم سرا تک سرایت کرگیا پورے ملک میں تمباکو والی اشیاء نابود ہونے لگیں حقے توڑے جانے لگے اور ان کی لکڑیوں کو ندر آتش کر دیا گیا

امام خمینی قدس سرہ کے اہم کارنامے

امام خمینی (رح) کی زندگی اور اہم علمی وثقافتی و جہادی خدمات کو زیر قلم لانے کے لئے متعدد جلدیں درکار ہیں لیکن بعض اہم کارناموں پر مختصر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے

اسلام کی نئی زندگی

گذشتہ دوسو برسوں سے سامراجی مشیزیوں نے یہ کوشش کی کہ اسلام کو فراموش کردیا جائے برطانیہ کے ایک وزیر اعظم نے دنیا کے سامراجی سیاستدانوں کے اجتماع میں اعلان کیا تھاہمیں چاہیئے کہ اسلام کو اسلامی ملکوں میں گوشہ نشین کردیں، اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی اس کام کے لئے بے پناہ پیسے خرچ کئے گئے تاکہ اسلام پہلے مرحلہ میں لوگوں کی زندگی سے ختم ہوجائے اور دوسرے مرحلہ میں لوگوں کے دل ودماغ وذھن سے نکل جائے کیونکہ سامراجی طاقتوں کو یہ معلوم تھا کہ یہ دین بڑی طاقتوں کی لوٹ کھسوٹ اور اسی طرح سامراجی طاقتوں کے تسلط پسندانہ عزائم

Presented by www.ziaraat.com

کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے امام خمینی (رح) نے اپنی دینی اور سیاسی بصیرت سے اسلام کو دوبارہ زندہ کیا انھوں نے اسلام کو لوگوں کے ذہن و دل اور عمل کے علاوہ سیاسی میدان میں اتارا

مسلمانوں کے وقار کی واپسی

امام خمینی (رح) کی تحریک کے نتیجہ میں پوری دنیا کے مسلمانوں نے عزت و سربلندی کا احساس کیا او اسلام محدود بحثوں سے نکل کر باقاعدہ سماجی اور سیاسی میدان میں وارد ہوا ان ممالک میں جہاں مسلمان اپنے آپ کو مسلمان بتاتے ہوئے ڈرتا تھا بچوں کے نام اسلامی رکھتے ہوئے ڈرتا تھا کہ کہیں اس کا مسلمان ہونا آشکار نہ ہو جائے وہاں فخر کے ساتھ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا جانے لگا اسلامی ناموں کو مدارس و یونیورسٹیوں میں ثبت کرایا جانے لگا امام خمینی (رح) کے انقلاب کی برکت سے مسلمانوں میں عزت کا احساس زندہ ہو گیا

امت واحدہ

اس سے قبل مسلمان جہاں بھی تھے ان کے لئے امت اسلامیہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی تھی آج تمام مسلمان پورے ایشیاء، افریقہ، مشرق وسطی اور یورپ و امریکہ

Presented by www.ziaraat.com

میں اس بات کا احساس کر رہے ہیں کہ عالمی معاشرے میں امت اسلامیہ کا ایک جزء ہیں، شعور اتحاد کی بیداری سے امام خمینی (رح) نے عالمی اسکتبار کے مقابلہ میں اسلامی معاشرے کے دفاع کے لئے سب سے بڑا وسیلہ امت واحدہ کی صورت میں فراہم کر دیا

علاقہ کی بدعنوان ترین حکومت کا خاتمہ

ایران میں شاہ کی حکومت اسکتبار و استعماری طاقتوں کا مضبوط قلعہ بن چکی تھی انھیں ہر طرح کی امن وسلامتی، حکومتی پیمانے پر دی جاتی تھی اور مسلمانوں خصوصا شیعوں کے ساتھ غلاموں اور کنیزوں کا سا برتاؤ کیا جاتا تھا مغربی طاقتیں امریکہ واسرائیل و برطانیہ کا حکم اسلامی ثقافت وانسانی اقتدار کی پامالی کی صورت میں بھی اجرا کیا جاتا تھا امام خمینی {رہ} نے اپنی دینی بصیرت سے مسلمانوں کو تاریخ کے خطرناک دور سے نجات دلائی

اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر حکومت

یہ وہ چیز تھی جو غیر مسلم تو کیا مسلمانوں کے ذہن میں بھی نہیں تھی اور اگر کوئی مسلمان اس بارے میں سوچتا بھی تھا تو یہ ایک ایسے خواب کی طرح تھا جس کی تعبیر کے

Presented by www.ziaraat.com

بارے میں سادہ لوح افراد تصور بھی نہیں کرسکتے تھے امام خمینی (رح) نے معجزاتی طور پر اس افسانہ وخواب کو حقیقت وتعبیر کا جامہ پہنایا۔

اسلامی تحریکوں کی پیدائش اور آبیاری

اسلامی انقلاب سے پہلے مختلف ممالک خصوصا اسلامی ممالک میں مجاھد جوان، ناراض عناصر، حریت پسند اور دیگر گروہ، بائیں محاذ کی آئیڈیولوجی کے سہارے میدان میں اترتے تھے لیکن اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد تحریکوں اور حریت پسندانہ قیام کی بنیاد اسلام بن گیا آج عالم اسلام کے وسیع وعریض علاقے میں جہاں کہیں بھی کوئی گروہ حریت پسندانہ تحریک چلاتا ہے اور استکبار کے خلاف آواز اٹھاتا ہے اس کا منبع اسلام ہی ہوتا ہے اور وہ اسلامی اصولوں کو ہی اپنے کام کی بنیاد بناتا ہے اور اس کی فکر اسلامی فکر ہوتی ہے جیسا کہ لبنان میں حزب اللہ ،مصر میں اخوان المسلمین ، فلسطین میں حماس وغیرہ

شیعہ فقہ میں ایک نئی سوچ

ہماری فقہ کی بنیاد بہت محکم و مستحکم تھی اور آج بھی ہے اسلامی فقھوں میں شیعہ فقہ سب سے محکم اور عقلی ونقلی اصول وقواعد پر استوار ہے امام خمینی (رح) نے اس مستحکم وآفاقی

Presented by www.ziaraat.com

فقہ کو مزید وسعت دیکر نئے انداز میں پیش کیا اور فقہ کے متعدد پہلوؤں کو ہمارے سامنے واضح کر دیا جو اس سے پہلے اتنی وضاحت سے موجود نہیں تھے خاص کر حکومتی فقہ میں نمایاں کارنامہ انجام دیا

غلط عقاید کا بطلان

دنیا میں یہ بات مسلم ہے کہ جو لوگ سماج میں اعلیٰ مناصب پر فائز ہوتے ہیں ان کا مخصوص طور طریقہ ہوتا ہے کچھ غرور و تکبر ہوتا ہے عیش و عشرت کی زندگی اور خاص ٹھاٹھ باٹ ہوتا ہے امام خمینیؒ نے اس طرح کے تمام عقائد و افکار کو باطل کر دیا اور بتا دیا کہ اسلام کی تاریخ کے رہنما بھترین قائد ہونے کے ساتھ زاہدانہ اور سادہ زندگی پر کس طرح قناعت کرتے ہیں عالیشان محل بنوانے کے بجائے، امام بارگاہ میں عالمی پیمانے کے حکام اور لوگوں سے انبیاء کی زبان و اخلاق و لباس میں مل سکتے ہیں اور کیوں نہ ایسا کردار اپناتے آخر وہ اپنے پہلے امام حضرت علی علیہ السلام کے دور خلافت میں انکی زاہدانہ زندگی کا مطالعہ کر چکے تھے اور ان کے پیرو کار تھے۔

مشرقی و مغربی طاقتوں سے وابستگی کے نظریہ کا بطلان

امام خمینی نے ثابت کر دیا کہ مشرق مغرب کے بلاکوں سے فاصلہ برقرار رکھنے کی

Presented by www.ziaraat.com

پالیسی کو عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے دنیا والے یہ سمجھ رہے تھے کہ یا تو مشرقی بلاک سے وابستہ ہونا پڑے گا یا مغربی بلاک میں شامل ہونا پڑے گا یا تو اس طاقت کی روٹی کھانی ہوگی یا دوسری طاقت کی چاپلوسی کرنی پڑے گی لوگ یہ نہیں سمجھ پارہے تھے کس طرح دونوں بلاکوں سے الگ رہ کر اپنا مقام بنائیں امام خمینی (رح) نے اس کارنامہ کو کر دکھایا اور اس نکتہ کو ثابت کر دیا کہ مشرق ومغرب کی طاقتوں پر انحصار کئے بغیر عزت وآبرو کی زندگی گزاری جاسکتی ہے ۔

آیۃ اللہ سیستانی اور جدید عراق

عراق کی ۸۵ سالہ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمانی خلافت سے جدا ہونے کے بعد عراق کے شیعہ خصوصا مرجعیت نے اس ملک کو برطانیہ کے خون آشام شکنجوں سے نجات دلانے میں اہم کردار ادا کیا ہے اس پوری مدت میں مرجعیت وفقہا کی قربانیوں سے انکار کرنا روز روشن کے انکار کرنے جیسا ہے

۱۹۲۰ء کے انقلاب میں آیۃ اللہ مرزا محمد تقی حائری، ۱۹۴۱ء کے انقلاب میں آیۃ اللہ سید ابوالحسن اصفہانی وآیۃ اللہ محمد حسین کاشف الغطاء نے تاریخ ساز کردار ادا کیا

صدام کا تختہ پلٹنے کے بعد سے جو سیاسی بصیرت مرجعیت وقت آیۃ اللہ سیستانی کی طرف سے دیکھنے میں آئی اس نے شیعوں کو صدام کے دور کی ذلت ورسوائی اور فقر وفاقہ سے نکال کر عزت وآبرو کے ساتھ صاحب منصب بنا دیا۔

Presented by www.ziaraat.com

جیش المھدی کے موسس ورہبر، مقتدی صدر کی ۲۲ دن کی امریکی لشکر سے آمنے سامنے کی لڑائی نے کوئی نتیجہ نہیں دیا تھا اسی زمانے میں آیۃ اللہ سیستانی شدید بیماری کی وجہ سے لندن گئے تھے یہ وہ وقت تھا جب حکومت اور ان کے حامیوں نے شیعوں کے سب سے مقبول اور طاقتور گروہ کو ختم کرنا چاہا تھا لیکن جب کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوسکا اور لڑائی جاری رہی آیۃ اللہ سیستانی نے ۲۵/اگست میں لندن سے واپسی کے بعد مقتدی صدر سے معاہدہ کیا جس کے نتیجہ میں نجف میں چین وامن ہوا اور شیعوں کے سب سے مقبول گروہ کو سیاسی میدان سے خارج کرنے کی سازش ناکام ہوگئی

پوری دنیا جانتی ہے کہ صدام مغربی طاقتوں کا نزدیکی حلیف تھا اور ایران پر صدام کا حملہ انھیں طاقتوں کے اشارے پر ہوا تھا، لیکن مغربی طاقتوں نے جب دیکھا کہ صدام اب ان کے کام کا نہ رہا تو عراق کی زیر زمینی ثروت پر ان کی رال ٹپک پڑی دوسری طرف ایران سے اسلام کی پھیلنے والی روشنی کو ماند کرنے کی غرض سے مغربی طاقتوں نے خطرناک ہتھیاروں کے جھوٹ پر مبنی بہانے لے کر عراق پر حملہ کیا لیکن مرجعیت وقت نے اپنی سیاسی بصیرت کے ذریعہ انتخابات کی تاکید کرنے سے ان کے سارے منصوبوں پر پانی پھیر دیا جس کے نتیجہ میں ایران موافق شیعی و کردی حکومت برسر اقتدار آئی۔

Presented by www.ziaraat.com

آیۃ اللہ سید علی خامنہ ای اور عصر جدید

اسلامی جمہوریہ ایران کے انقلاب میں علماء و مراجع تقلید نے جن کارناموں کو اسلام اور تشیع کی بقاء کے لئے انجام دیا ہے وہ تاریخ کے سنہرے صفحات پر مرقوم ہیں، لیکن ان شخصیات میں ایک قدآور شخصیت ، رہبر معظم حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای کی شخصیت، اسلامی حکومت کی تاسیس اور بقا میں خاص اہمیت کی حامل ہے اگر دور حاضر میں ان کی علمی لیاقت اور سیاسی بصیرت کا موازنہ دنیا کے دوسرے افراد سے کیا جائے تو ان کی ہستی کا لاثانی ہونا ہر ایک پر آشکار ہو جائے گا۔

اقوام متحدہ کے سابق جنرل سکریٹری کوفی عنان نے آیۃ اللہ خامنہ ای کی سیاسی بصیرت کے بارے میں کہا تھا کہ میں نے اتنا بڑا سیاست داں انسان نہیں دیکھا جس پایہ کے آقائ جناب خامنہ ای ہیں۔

اسی سیاسی بصیرت کی وجہ سے آپ نے اسلامی انقلاب اور ملت اسلامیہ کے لئے وہ قائدانہ کردار ادا کیا جس کی وجہ سے آج دنیائے اشکبار اور استعماری قوتیں انگشت بدنداں ہیں۔

جدید تحریکیں اور آیۃ اللہ خامنہ ای

جدید دور میں اسلامی دنیا میں عرب ڈکیٹٹروں کے خلاف منظم طور پر اسلام پسند تحریکوں کی آبیاری میں رہبر معظم کے خطبات و بیانات خاص تاثیر رکھتے ہیں، چاہے وہ مصر اور

Presented by www.ziaraat.com

تیونس کی تحریک ہو یا بحرین ویمن کی تحریک رہبر نے اپنے بیانات سے سب کے لئے اسلامی پیغام کو آشکارا بیان کر دیا کہ اسلام ظلم وطاغوتیت کے خلاف ہے لہٰذا جو تحریکیں اسلامی آزادی کی طالب ہیں ہم ان کے مددگار ہیں۔

حوزہ علمیہ قم اور ترقی پسندی

رہبر معظم سے قبل حوزہ علمیہ قم میں دروس اپنے روایتی طرز اور اسلوب کے مطابق پڑھائے جاتے تھے جس کی وجہ سے تحصیل علم کی مدت طولانی اور طاقت فرسا ہونے کے ساتھ،طلاب واساتذہ کے لئے شدید مشکلات کا کا باعث تھی رہبر نے ان تمام مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے طریقے سے درسی متون کی تدوین وتالیف کا حکم دیا ،اور علمی وتحقیقاتی کاموں کے لئے نئی ٹیکنولوجی کے استعمال کی سفارش فرمائی جس کی وجہ سے طلاب کم وقت میں بہتر طور پر علوم اسلامی سے آشنائی حاصل کر سکتے ہیں۔

امام خمینی (رح) کی نظر میں آپ کی شخصیت

امام خمینی (رح) نے فرمایا:" آقای خامنہ ای اسلام کے سچے وفادار اور خدمت گذار ہیں اسلام کی خدمت ان کی دلی تمنا اور آرزو ہے وہ اس سلسلے میں بے مثال اور منفرد شخصیت کے حامل ہیں میں ان کو عرصہ دراز سے اچھی طرح جانتا ہوں"

سیاسی جدوجہد

Presented by www.ziaraat.com

آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای خود فرماتے ہیں کہ" میں امام خمینی (رہ) کا فقہی، اصولی، سیاسی اور انقلابی شاگرد ہوں" لیکن مجاہد اعظم اور شہید راہ خدا "سید مجتبیٰ نواب صفوی" کے ذریعہ آپ کے پہلے سیاسی، جہادی مرحلے اور طاغوتی طاقت کے ساتھ مقابلہ اور جد وجہد کا آغاز ہوا، جس وقت نواب صفوی چند فدائیان اسلام کے ہمراہ ۱۳۳۱ھ ش میں مشہد گئے اور مدرسہ سلیمان خان میں اسلام کے احیاء و بقا اور الٰہی احکام کی حاکمیت" کے موضوع پر ولولہ انگیز اور پرجوش تقریر کی جس میں ایرانی عوام کو برطانوی سامراج کے مکر وفریب اور شاہ کی خیانتوں سے آگاہ کیا اس وقت آیت اللہ خامنہ ای جو مدرسہ سلیمان خان کے جوان طالب علم تھے، نواب کی شعلہ بیانی سے بہت متاثر ہوئے، آپ فرماتے ہیں:

"اسی وقت انقلاب اسلامی کی چنگاری نواب صفوی کی شعلہ بیانی کے ذریعہ میرے وجود میں آگئی تھی اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ میرے دل میں پہلی آگ مرحوم صفوی نے روشن کی تھی"

منصب ولایت فقیہ کے لئے انتخاب

۱۳۶۸ھ ش میں خرداد مہینے کی ۱۴ تاریخ کو رہبر کبیر انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی (رہ) کی رحلت کے بعد، ماہرین کی کونسل نے آپ کو امت کی رہبری اور ولایت کے عظیم منصب اور ذمہ داری کے لئے منتخب کیا اور یہ انتخاب کتنا اچھا اور مبارک تھا کہ

Presented by www.ziaraat.com

امام خمینی (رح) کی رحلت کے بعد آپ ایرانی عوام، بلکہ امت اسلامیہ کی رہبری کی ذمہ داری بڑی خوش اسلوبی اور ذمہ داری کے ساتھ نبھارہے ہیں۔

مذہب تشیع کی طرف دنیا کا رجحان

آج دنیا میں سب سے زیادہ کام شیعت کے چہرے کو مسخ کرنے کے لئے انجام دیا جارہا ہے، چاہے وہ ناصبی ووہابی تنظیمیں ہوں یا مغربی دنیا اور میڈیا سب کی کوشش یہ ہے کہ کسی بھی صورت میں شیعت کے چہرے کو اس طرح پیش کریں کہ جس سے لوگ اس مذہب سے متنفر ہو جائیں، لیکن الحمد للہ ہمارے علماء و مراجع جن پیش پیش عصر حاضر کی عظیم شخصیت، آیۃ اللہ خامنہ ای اپنی دینی و سیاسی بصیرت کے ذریعہ، اسلامی میڈیا کے توسط سے ان کی اس تخریب کاری کو ناکام بنارہے ہیں۔

نئے مطالعات کے مطابق ایشیا اور افریقہ کے علاوہ یورپ، امریکہ اور لاطینی امریکہ میں اسلام پسندی اور شیعت کی طرف رجحان اتنا بڑھ گیا ہے کہ حکومتیں اعلیٰ پیمانے پر اس سے مقابلہ کے لئے قوانین وضع کرنے پر مجبور ہیں، اور بعض ممالک میں مختلف بہانوں سے اسلامی چینل، العالم اور المنار وغیرہ پر پابندی لگائی جاچکی ہے۔

یہ سب ولی فقیہ کے زیر نظر چلنے والے سیاسی و دینی نظام کی برکت ہے جس کی وجہ سے لوگ آج تشیع کے گرویدہ ہورہے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

فقہاء ومجتہدین تاریخی ترتیب کے مطابق

دور معصومین علیہم السلام کے فقہاء ومجتہدین

معصوم کے ہوتے ہوئے اور علم کا دروازہ کھلا رہنے کے ساتھ، نیز نص تک رسائی کی بنا پر، اجتہاد جو اکثر دلائل ظنّی سے وابستہ ہے؛ اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی، فقہ شیعہ میں اجتہاد کی بنیاد سب سے پہلے ابن ابی عقیل عمانی رہ کے ذریعہ چوتھی صدی ہجری کے اوائل میں رکھی گئی، جو شیخ کلینی (رح) کے ہم عصر تھے، ان کے بعد محمد بن جنید اسکافی (رح) نے ان کے مقصد کو جاری رکھا اور اجتہاد وفقہ کی بنیادوں کو مستحکم کیا یہ لوگ قدماء سے معروف ہیں، شیخ مفید (رح) متوفی ۴۱۳ھ، اور سید مرتضیٰ (رح) علم الہدیٰ متوفی ۴۳۶ھ ان لوگوں نے بھی اجتہاد کے راستہ کو ہموار کیا پھر نوبت شیخ طوسی (رح) ۴۶۰ھ تک پہنچی، شیعہ فقہ کو اس فقیہ بزرگ کے ذریعہ رونق اور ترقی ملی انہوں نے حدیث کی دو معتبر کتاب، تہذیب واستبصار کے علاوہ فقہی کتابیں بھی تالیف کی ہیں اور نہایہ، مبسوط اور خلاف جیسی کتابیں انہیں کے قلم سے معرض وجود میں آئی ہیں۔

البتہ ایسا نہیں ہے کہ اجتہاد، فقہ و اصول حضور ائمہ علیہم السلام میں اصلاً رائج ہی نہیں ہوئے تھے بلکہ بُعد مکانی کی وجہ سے ائمہ تک لوگوں کی رسائی نہیں تھی، اس وجہ

Presented by www.ziaraat.com

سے ائمہ معصومین ان موارد میں ان افراد کے ساتھ تعاون کرتے تھے اور فقہا کی شناسائی اور معیار کو جن کے ذریعہ ان تک رسائی ہو سکے ان کی نشاندہی کرتے تھے اور وہ اجتہاد کے ذریعہ لوگوں کے سوالات کے جوابات دیتے تھے۔

جیسا کہ مقبولہ عمر بن حنظلہ میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا اگر شیعوں میں سے دو افراد کے درمیان کسی مسئلہ شرعی کے متعلق مثلاً قرض او رمیراث میں اختلاف ہو جائے تو کیا کیا جائے؟ امام نے فرمایا: اس کی طرف رجوع کرو جو ہماری احادیث کو نقل کرتا ہے اور ہمارے حلال وحرام پر نظر رکھتا ہے اور ہمارے احکام سے واقف ہے کہ میں نے ایسے شخص کو تمہارے لئے قاضی اور حاکم قرار دیا ہے۔ [۱]

ائمہ طاہرین بھی کبھی کبھی بعض اشخاص کو شیعوں کے مسائل شرعی کا جواب دینے کے لئے منتخب کرتے تھے جیسا کہ شیخ طوسی نے کہا: علی بن مسیب نے امام رضا سے عرض کیا راستہ بہت دور ہے اور میں جب چاہوں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتا ایسی حالت میں میں احکام دین خُدا کے بارے میں کس سے سوال کروں؟ امام نے فرمایا: زکریا ابن آدم قمی سے کیونکہ وہ دین و دنیا میں امین ہیں [۲]

جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابان بن تغلب کو حکم دیا کہ مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھ کر لوگوں کو فتویٰ دیں [۳]۔

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۸، ص ۹۹، کتاب القضا ابواب صفات قاضی، باب ۱۱ حدیث ۱

۲ اختیار معرفۃ الرجال. ج ۲، ص ۸۵۷

۳۔ رجال نجاشی۔ ص ۱۰

Presented by www.ziaraat.com

شیخ طوسی (رح) نے امام باقر علیہ السلام ،امام صادق علیہ السلام، امام کاظم علیہ السلام اور امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے اٹھارہ اصحاب کو فقیہ بزرگ کے عنوان سے پہچنوایا ہے اور انہیں فقہائے اصحاب ابی جعفر علیہ السلام فقہائے اصحاب ابی عبداللہ علیہ السلام اور فقہائے اصحاب ابی ابراہیم علیہ السلام اور ابی الحسن الرضا علیہ السلام سے تعبیر کیا ہے، پھر مزید فرماتے ہیں کہ شیعہ ان حضرات کی روایات کی صحت پر اجماع رکھتے ہیں اور اصحاب آئمہ کے درمیان ان کے افقہ ہونے کا اعتراف کرتے ہیں، شیخ نے ان کو تین طبقوں میں تقسیم کیا ہے:

پہلا طبقہ:

فقہائے اصحاب امام باقر علیہ السلام، جیسے زرارہ ،معروف بن خربود ،بریدہ ابو بصیر اسدی ، فضیل بن یسار، اور محمد بن مسلم طائفی کہ زرارہ ان سب میں افقہ تھے، یعنی سب سے بڑے فقیہ تھے ان لوگوں کا اصحاب امام صادق علیہ السلام میں بھی شمار ہوتا ہے۔

دوسرا طبقہ:

فقہائے امام صادق علیہ السلام، جمیل بن درّاج ،عبداللہ بن مسکان، عبداللہ بن بکیر، حماد بن عیسیٰ اور حماد بن عثمان۔

تیسرا طبقہ:

فقہائے امام کاظم اور امام رضا علیہما السلام، یونس بن عبد الرحمن ،صفوان بن یحیٰ ، بیاع

Presented by www.ziaraat.com

الصابری ،محمد بن ابی عمیر ،عبد اللہ بن مغیرہ ،حسن بن محبوب ،احمد بن محمد بن ابی نصر۔ [۱]

ابن ندیم نے بھی چند شیعہ فقہا اوران کی تالیف کردہ کتابوں کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہ بزرگان ہیں کہ جنہوں نے فقہ کو اماموں سے نقل کیا ہے کہ اس کے بعد ابن ندیم نے ان کے

ناموں کا تذکرہ کیا ہے جو حسب ذیل ہیں:

صالح بن ابی الاسود ،علی بن غرّاب ، ابی یحییٰ لیث مرادی ، زریق بن زبیر، ابی سلمہ بصری ،اسماعیل بن زیاد ،ابی احمد عمر بن الرّضیع ،داؤد بن فرقد ،علی بن رئاب ،علی بن ابراھیم معلی ،ہشام بن سالم ،محمد بن حسن عطار ،عبد المومن بن قاسم انصاری سیف بن عمیرہ نخعی ،ابراھیم بن عمر صنعانی ،عبد اللہ بن میمون قداح ،ربیع بن ابی مدرک ،عمر بن ابی زیاد ابزاری ، زیکار بن یحیی واسطی ، ابی خالد بن عمرو بن خالد واسطی ، حریز بن عبد اللہ ازدی سجستانی ،عبد اللہ حلبی ،زکریای مومن ثابت ضرری ،مثنیٰ بن اسد خیاط ،عمر بن اذینہ ، عمّار بن معاویہ دہنی عبدی کوفی ،معاویہ بن عمّار دہنی ،حسن بن محبوب سراد ،ان بزرگوں میں سے ہر ایک نے فقہ میں کتاب تحریر کی ہے [۲]۔

۱۔ رجال کشی ۔ج ۲ ص ۵۰۷ ۔ ۳۷۶ ۔ ۸۳۰

۲۔ الفہرست ۔ص ۳۰۸

Presented by www.ziaraat.com

غیبت کبریٰ سے ۱۳۶۵ھ تک کے مراجع تقلید

بعض کتابوں میں ۳۲۹ھ (غیبت کبریٰ کی ابتدا) سے ۱۳۶۵ھ تک مراجع تقلید کی تعداد ۲۴۷ نفر ذکر کی ہے لیکن ہم یہاں مشہور مراجع تقلید کے اسماء ان کی تاریخ وفات کے اعتبار سے ذکر کر رہے ہیں

ابن ابی عقیل عمانی، حسن بن علی (وفات ۳۴۰ھ)

ابن قولویہ، جعفر بن محمد (وفات ۳۶۹ھ)

شیخ صدوق، محمد بن علی بن بابویہ قمی (وفات ۳۸۱ھ)

شیخ مفید، محمد بن محمد نعمان (وفات ۴۱۳ھ)

سید مرتضی، علی بن حسین (وفات ۴۳۶ھ)

شیخ طوسی، محمد بن حسن (وفات ۴۶۰ھ)

سلار دیلمی، حمزہ بن عبد العزیز (وفات ۴۶۳ھ)

ابن براج، عبد العزیز بن تحریر (وفات ۴۸۱ھ)

ابن زہرہ حلبی، ابو المکارم حمزہ بن علی (وفات ۵۸۵ھ)

ابن ادریس حلی، محمد بن احمد (وفات ۵۹۸ھ)

ابن طاووس، علی بن موسی (وفات ۶۶۴ھ)

Presented by www.ziaraat.com

محقق حلی، جعفر بن حسن (وفات ۶۷۶ھ)

علامہ حلی، حسن بن یوسف (وفات ۷۲۶ھ)

شہید اول، محمد بن مکی (مقتول ۷۸۶ھ)

فاضل مقداد بن عبداللہ (وفات ۸۲۶ھ)

ابن فہد حلی، احمد بن محمد (وفات ۸۴۱ھ)

محقق کرکی یا محقق ثانی، علی بن عبد العالی (وفات ۹۴۰ھ)

شہید ثانی، زین الدین (وفات ۹۶۶ھ)

مقدس اردبیلی، احمد بن محمد (وفات ۹۹۳ھ)

صاحب معالم، حسن بن زین الدین (وفات ۱۰۱۵ھ)

شیخ بہایی، بہاءالدین محمد عاملی (وفات ۱۰۳۱ھ)

استر آبادی، محمد امین بن محمد، (موسس اخباریون) (وفات ۱۰۳۶ھ)

مجلسی اول، محمد تقی بن مقصود (وفات ۱۰۷۰ھ)

محقق سبزواری، ملا محمد باقر (وفات ۱۰۹۰ھ)

فیض کاشانی، ملا محسن (وفات ۱۰۹۱ھ)

محقق خوانساری، حسین بن جمال الدین (وفات ۱۰۹۸ھ)

مجلسی دوم، علامہ محمد باقر بن محمد تقی (وفات ۱۱۱۱ھ)

فاضل ہندی، بہاء الدین اصفہانی (وفات ۱۱۳۷ھ)

Presented by www.ziaraat.com

وحید بہبہانی، محمد باقر بن محمد اکمل (وفات ۱۲۰۵ھ)

نراقی، مہدی بن ابی ذر (وفات ۱۲۰۹ھ)

بحر العلوم، محمد مہدی بن مرتضی (وفات ۱۲۱۲ھ)

کاشف الغطاء، جعفر بن خضر (وفات ۱۲۲۸ھ)

میرزای قمی، ابو القاسم بن حسن گیلانی (وفات ۱۲۳۱ھ)

مجاہد، محمد بن علی (وفات ۱۲۴۲ھ)

نراقی، ملا احمد بن مہدی (وفات ۱۲۴۴ھ)

صاحب جواہر، محمد حسن بن باقر (وفات ۱۲۶۶ھ)

محقق انصاری، شیخ مرتضی (وفات ۱۲۸۱ھ)

میرزای شیرازی، میرزا محمد حسن (صاحب فتوای تنباکو)، (وفات ۱۳۱۲ھ)

آخوند خراسانی، ملا محمد کاظم (وفات ۱۳۲۹ھ)

محقق یزدی، سید محمد کاظم (وفات ۱۳۳۷ھ)

میرزای شیرازی یا میرزای دوم محمد تقی (وفات ۱۳۳۸ھ)

محمد حسین نائینی (وفات ۱۳۵۵ھ)

عبد الکریم حائری یزدی (وفات ۱۳۵۵ھ)

محمد حسین غروی اصفہانی، معروف بہ کمپنی (وفات ۱۳۶۱ھ)

Presented by www.ziaraat.com

سید ابوالحسن اصفہانی (وفات ۱۳۶۵ھ)[۱]

۱۳۶۵ھ کے بعد، مراجع تقلید عظیم الشان

عصر جدید میں امام خمینی جیسی شخصیات کے علاوہ نامور مراجع تقلید، عالم تشیع کو ملے ان میں سے کچھ کے نام یہاں ذکر کر رہے ہیں

۱ علی حسینی خامنہ ای

۲ علی صافی گلپایگانی

۳ حسین علی منتظری

۴ محمد تقی بہجت فومنی

۵ محمد فاضل لنکرانی

۶ سید حسن طباطبای قمی

۷ میرزا جواد تبریزی

۸ سید محمد علی موحد ابطحی

۹ سید محمد شیرازی

۱۰ سید محمد صادق صدر

۱۱ محمد علی اراکی

۱۔ مرجعیت، سید ہدایت اللہ طالقانی، نشر: ارغنون ۱۳۷۴ ش

۱۲ سید محمد رضا گلپا یگانی

۱۳ سید ابو القاسم خوئی

۱۴ سید شہاب الدین مرعشی نجفی

۱۵ سید روح اللہ خمینی

۱۶ سید علی نقی نقوی

۱۷ سید محمد کاظم شریعتمداری

۱۸ سید عبد اللہ شیرازی

۱۹ سید محمد حسین طباطبائی

۲۰ سید محمد باقر صدر

۲۱ امام موسی صدر

۲۲ سید محمود شاہرودی

۲۳ سید محسن حکیم

۲۴ سید عبد الہادی شیرازی

۲۵ سید حسین بروجردی

۲۶ سید محمد حسین فضل اللہ

Presented by www.ziaraat.com

قرآن وحدیث میں علماء کی فضیلت

علماء، علم، علماء کے ساتھ مجالستۃ اور طالب علم کی فضیلت و منزلت میں کثیر تعداد میں احادیث وارد ہوئی ہیں لیکن اس مقام پر بعض مشہور روایتوں کے بیان پر اکتفا کریں گے اگر چہ اس سے قبل دلائل اجتہاد میں بیان کی جاچکی احادیث سے بھی، علماء کی عظمت واہمیت کو سمجھا جاسکتا ہے لیکن عصر حاضر میں علماء کی شان میں گستاخیاں بعض اپنوں کی طرف سے نادانی اور کم علمی کی وجہ سے اور اغیار کی طرف سے جان بوجھ کرکی جارہی ہیں تاکہ علماء کی اہمیت اور عزت کو بغیر خطا کے پامال کیا جاسکے اور شیعہ قوم کو جو آج تک اپنے علماء سے وابستہ رہی ہے، علماء سے دور کر دیا جاے تاکہ شیعہ، جہل ونادانی کے دلدل میں پھنس جائیں

۱۔ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ [۱]

اور یہ مثالیں ہم تمام عالم انسانیت کے لئے بیان کررہے ہیں لیکن انہیں صاحبانِ علم کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے

قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے نازل ہوا ہے لیکن اس کے عمیق مضامین کو علماء

۱۔ عنکبوت ۴۳

Presented by www.ziaraat.com

کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا اس آیت میں علماء کی عقلوں اور درک وفہم کی قوت کو تمام انسانوں پر برتری دی گئی ہے پس کس طرح لوگ ان علماء وفقہاء کے فتووں پر انگلی اٹھا سکتے ہیں جو علم کا سمندر اپنے سینوں میں لئے ہوئے ہیں

۲۔ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ [1]

لیکن اللہ سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں صرف صاحبانِ معرفت ہیں بیشک اللہ صاحب عزّت اور بہت بخشنے والا ہے

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہے: لوگ دنیا کے غلام ہیں اور دین کو فقط ذائقہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے دل میں خوف خدا نہیں ہوتا اور خوف خدا علم ومعرفت الٰھی کا نتیجہ ہے اسی لئے صرف علماء میں خشیت وخوف الٰھی پایا جاتا ہے

۳۔ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ [2]

اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان وزمین کی خلقت اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف بھی ہے کہ اس میں صاحبانِ علم کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں

زبانوں اور رنگوں کے بدلنے کی حقیقت بھی غیر عالم پر آشکار نہیں ہے تو دوسری آیات

۱۔(فاطر ۲۸)

۲۔روم ۲۲)

Presented by www.ziaraat.com

الٰھی کی بات ہی الگ ہے ان سب الٰھی آیات کو صرف علماء درک ومشاہدہ کرتے ہیں

۴۔ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ[1]

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ آپ کی طرف پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے سب بالکل حق ہے اور خدائے غالب وقابل حمد وثنا کی طرف ہدایت کرنے والا ہے

الٰھی پیغامات کی تصدیق وتائید کرنے کی صلاحیت ولیاقت صرف علماء کے پاس ہے یہ علماء ہیں جو نبی کے نبی ہونے اور کلام الٰھی کے کلام الٰھی ہونے کو موازین الٰھیہ پر تول کر ان کی سچائی کو لوگوں تک پہونچاتے ہیں

۵۔ شَهِدَ اللّهُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَأُوْلُواْ الْعِلْمِ قَآئِمَاً بِالْقِسْطِ[2]

اللہ خود گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے ملائکہ اور صاحبانِ علم گواہ ہیں کہ وہ عدل کے ساتھ قائم ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور وہ صاحب عزّت وحکمت ہے

۱۔ سبا،۶

۲۔ آل عمران ۱۸)

Presented by www.ziaraat.com

علماء کی عظمت واہمیت کے لئے یہ آیت ایک عظیم دلیل ہے خدا اپنی عدالت کے گواہ کے طور پر ملائکہ اور صاحبان علم کو کافی مانتا ہے

۶۔ يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ [۱]

خدا صاحبان ایمان اور جن کو علم دیا گیا ہے ان کے درجات کو بلند کرنا چاہتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے

ایمان کے ساتھ اگر علم بھی ہو تو اس کے درجات کا اندازہ لگانا انسانی عقلوں کے بس سے باہر ہے ہمارے علماء اپنے زمانے کے مومن ترین افراد ہیں کیونکہ علم، ایمان کی بنیاد ہے اور جس کا ایمان بغیر علم کے ہوتا ہے اس میں ثبات و استحکام نہیں پایا جاتا لہذا علماء ایمان اور علم دونوں ہی اعتبار سے بلند ترین درجات پر فائز ہیں

۷۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ [۲]

کہہ دو کہ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان کے برابر ہو جائیں گے جو نہیں جانتے ہیں۔ اس بات سے نصیحت صرف صاحبانِ عقل حاصل کرتے ہیں

۱۔ مجادلہ ۱۱

۲۔ زمر، ۹

Presented by www.ziaraat.com

اس آیہ کریمہ میں خداوند عالم انسان کی عقل کو تفکر اور فیصلہ کرنے کی دعوت دے رہا ہے کہ خود فیصلہ کرو عالم اور غیر عالم کبھی برابر ہو سکتے ہیں وہ شخص جو نہ علوم اسلامی سے آشنا ہے اور نہ کبھی علمی حوزات علمیہ سے گزرا ہے کس طرح کسی مجتہد کی افکار کو غلط بتائے یہ واقعا لمحہ فکریہ ہے

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ان العلماء ورثۃ الانبیاء [۱]
علماء انبیاؑ کے وارث ہیں

اس حدیث شریف کی اگر کامل تشریح اور توضیح کی جائے تو انبیاء کے تمام اوصاف وصفات کا علم حاصل کرنا ہوگا جو ہم جیسے انسانوں کے بس سے باہر کی بات ہے لیکن کچھ نکات واضح اور آشکارا طور پر اس حدیث سے سمجھے جا سکتے ہیں، امام کا کلام امام الکلام ہے جس طرح قرآن کریم کی ہر آیت اور کلمہ مختلف معانی اور بطون رکھتا ہے، اسی طرح معصومین علیہم السلام کے کلام میں بھی معانی کا بحر ذخار ہوتا ہے جس میں مختلف جوانب اور پہلو ہوتے ہیں جن میں سے کچھ کو مختصر طریقہ سے یہاں بیان کیا جا رہا ہے.

مالی میراث:

علماء مال و دولت میں انبیاء کے وارث نہیں ہوتے بلکہ اس قسم کی میراث کے حقدار قرابتدار اور نسبی و سببی رشتہ دار ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ذکر ہوا ہے

۱۔ الکافی ج ۱ ص ۳۴

Presented by www.ziaraat.com

کہ جناب سلیمان جناب داؤد کے اور جناب یوسف جناب یعقوب (علی نبینا وآلہ وعلیھم السلام) کے وارث ہوئے پس علماء دنیا کے مال و دولت میں انبیاء کے وارث نہیں ہوتے۔

علمی میراث:

علماء، علم و دانش میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ذکر ہوا ہے ولکن ورثوا العلم یعنی علم و دانش میں وارث ہوتے ہیں اس حدیث میں علم سے مراد وہ علم ہے جس کے جاننے میں فائدہ اور نہ جاننے میں نقصان ہو اور اس طرح کے علم کے سب سے بہترین مصداق دینی علوم ہیں جیسے اصول وفروع دین اور اسلامی اخلاق ہیں چنانچہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے انما العلم ثلاث آیة محکمات وسنة قائمة وفریضة عادلة

اخلاقی میراث:

علماء اخلاق وآداب میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں وہ صبر وحلم خوش خلقی اور اچھے آداب میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

حق ہدایت وتبلیغ کی میراث:

لوگوں کو تعلیم دینا، انھیں تھذیب نفس سے آراستہ کرنا، بشیر ونذیر ہونا، لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دینا عمل کو با اخلاص انجام دینا انبیاء کے اوصاف میں سے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے وجعلناھم آئمۃ یھدون بامرنا

اذبعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔

فانما علیك البلاغ

الذین یبلغون رسالات اللہ

علماء بھی حق ہدایت وتبلیغ اور ان تمام صفات میں اپنے وجودی پیمانہ کے مطابق وارث ہوتے ہیں

حق حکومت کی میراث:

قرآن کریم کے مطابق ان الحکم الا للہ حکومت کا حق صرف ذات الٰھی کو ہے لیکن خداوندعالم کی طرف سے انبیاء کو یہ حق دیا گیا ہے انّ الارض یرثھا عبای الصالحون اورصالحین میں انبیاء اوراولیاء الھی ہیں اور علماء ان کے وارث، اس طرح حق حکومت ورہبری میں بھی علماء انبیاء کے وارث ہیں

امام علی علیہ السلام: عالم کو اپنے علم پر خاموشی اختیار نہیں کرنا چاہئے، نہ جاہل کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

مناسب ہے کہ وہ خاموش رہے ۔(یعنی عالم کو اپنا علم بیان کرنا چاہئے اور جاہل کو اس سے علم حاصل کرنا چاہئے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون "یعنی اگر تم نہیں جانتے تو علماء سے پوچھو [1]

اس حدیث میں مجتہد اور مقلد دونوں کو ایک دوسرے سے بے اعتنائی کرنے سے منع کیا گیا ہے مجتہد اور عالم پر ضروری ہے کہ وہ دینی مسائل کو ان لوگوں تک پہونچائے جو نہ مجتہد ہیں اور نہ احتیاط کی صلاحیت رکھتے ہیں اور عام آدمی پر ضروری ہے کہ وہ اپنے دینی مسائل میں مجتہد اور عالم کی طرف رجوع کرے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: جو عالم نہیں اسے سعادت مند (نیک بخت)شمار نہیں کرنا چاہئے ۔ [2]

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْراً فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ [3]

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب خداوند عالم اپنے کسی بندہ سے نیکی اور خیر کا ارادہ فرماتا ہے، تو اسے دین کے مسائل میں فقیہ بنا دیتا ہے

۱۔میزان الحکمت جلد ہشتم حدیث ۱۷۹۲۴

۲۔بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۶۴۲

۳۔اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۹ حدیث ۳

Presented by www.ziaraat.com

۱۱_ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) عَنْ آبَائِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) : لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ عَالِمٍ مُطَاعٍ أَوْ مُسْتَمِعٍ وَاعٍ [1]

رسول خدا (ص) نے فرمایا ہے:

زندگی میں دو لوگوں کے علاوہ کوئی خیر نہیں ہے ایک عالم جس کی تقلید و اطاعت کی جائے دوسرا ایسا سننے والا جو ذہن میں محفوظ کرلے (جب بھی دینی باتیں سنے ان کو حفظ کرے اور عمل کرے)

۱۲_ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) قَالَ :

عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ عَابِدٍ [2]

امام باقر علیہ السلام فرمایا ہے : وہ ایک عالم جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے. ۷۰ ہزار عابدوں سے بہتر ہے

۱۳_ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

---

۱ اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۴۰ حدیث ۷

۲_ اصول کافی جلد ۱ ص ۴۰ روایۃ ۸

Presented by www.ziaraat.com

رَزِینٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِی حَمْزَةَ الثُّمَالِیِّ قَالَ قَالَ لِی أَبُو عَبْدِ اللّٰہِ ع اغْدُ عَالِماً أَوْ مُتَعَلِّماً أَوْ أَحِبَّ أَهْلَ الْعِلْمِ وَ لَا تَكُنْ رَابِعاً فَتَهْلِكَ بِبُغْضِهِمْ[۱]

امام ششم نے اَبی حمزہ سے فرمایا:

یا عالم بنو یا علم حاصل کرنے والے یا علماء سے محبت کرنے والے چوتھا نہ بننا ورنہ ان کی دشمنی تمہیں ہلاک کردیگی.

ان تمام آیات وروایات کو بحث اجتہاد وتقلید کی روایتوں سے ملا کر مذکورہ نتائج کو آسانی سے اخذ کیا جاسکتا ہے

۱۔انسان یا خود مجتہد ہو یا پھر کسی مجتہد کی تقلید کرے

۲۔علماء سے دشمنی جائز نہیں ہے

۳۔عالم انبیاء کا وارث ہے لہذا اس کا احترام ضروری ہے

۴۔اجتہاد وتقلید کا انکار مقاصد شریعت اور اقوال معصومین علیھم السلام کے خلاف ہے

۵۔اجتہاد وتقلید انسان کی زندگی کے جزء لاینفک ہیں ممکن نہیں ہے کہ کوئی شخص اجتماع اور معاشرے میں زندگی گزار سکے

۶۔علماء کو سب وشتم اور گالیاں دینا جائز نہیں

---

[۱] اصول کافی جلد ۱ ص ۴۱ حدیث ۳

Presented by www.ziaraat.com

دشمنان اسلام کی مرجعیت کے خلاف سازشیں

گذشتہ چند سالوں میں شیعوں کی پے درپے کامیابیوں سے دشمنوں کے دل میں آتش کینہ وحسد بھڑک اٹھی ہے انھوں نے سازشوں کا جال بچھادیا ہے تا کہ اسلامی وغیر اسلامی مما لک میں شیعوں کی ترقی ورشد کو ناکامی سے ہم کنار کردیں، جس طرح بھی ممکن ہو کامیابیوں کی سرعت کو روکا جاسکے کچھ مدت پہلے ایک خبر منتشر ہوئی کہ امریکہ کی جاسوسی تنظیم (C.I.A) کے اہلکار مائیکل بریںڈٹ نے اپنی کتاب A Plan to divide.and desolate theology ادیان الھی میں تفرقہ ونابودی کا منصوبہ) میں شیعوں کا اقتدار ختم کرنے کے لئے مٹنگ کا ذکر کیا ہے جس کے مطابق ۲۰۱۰ء سے شیعوں کو ہر، اس میدان سے دور کرنا ہے جس میں ان کے مذہب کی ترقی کا امکان ہو.

اس مقصد میں کامیابی کے لئے پہلے مرحلہ میں ضروری ہے کہ شیعوں کی طاقت کو کم کرنے کے لئے ان جگہوں کو معین کیا جائے جہاں شیعہ آبادی ہے ان کے درمیان اختلافات اور جھگڑے کرائے جائیں اس میں جو خاص بات ہے وہ یہ کہ ۹۰ کروڑ ڈالر اس تنظیم کی طرف سے مذہب تشیع کی معرفت و پہچان کے لئے معین کئے گئے ہیں پہلے مرحلہ میں تحقیقات اور معلومات جمع کرنا اور دوسرے مرحلہ میں درمیانی اہداف

Presented by www.ziaraat.com

ومقاصد جیسے شیعوں کے خلاف کام کرنا اوان کے درمیان فتنہ ایجاد کرنا

تیسرے مرحلہ میں شیعوں اور مذہب شیعہ کو پوری طرح ختم کر دینا

اتنا پیسہ فقط مذہب شیعہ کو پہچاننے کے لئے ان دوسرے پروگراموں کے ساتھ جو وسیع پیمانے پر شیعوں کی تصویر کو خراب کرنے کے لئے چل رہی ہیں اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ مغربی طاقتیں شیعوں کی بڑھتی ہوئی رشد وترقی کو روکنے اور شیعیت کو نابود کرنے کے لئے اندرونی طور پر متحد ہو چکی ہیں۔

مرکز شیعہ شناسی کی رپورٹ کے مطابق ہر سال آٹھ لاکھ تحقیقات شیعوں کے خلاف لکھی جاتی ہیں یہ واقعی حیرت کی بات ہے اسی طرح ہر سال اسرائیل کی ۴ یونیورسٹیوں سے ۲۵۰ لوگ شیعت کے بارے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرتے ہیں تاکہ پوری معلومات کے ساتھ شیعوں کے خلاف کام کرسکیں۔

مائیکل برینڈٹ نے اپنی کتاب کے دوسرے حصہ میں لکھا ہے

"شیعوں کی طاقت کا سرچشمہ ان کے علماء اور مراجع تقلید ہیں... امریکہ اور انگلینڈ کی کوشش ہے شیعوں کو نابود کرنے کے لئے مراجع کو ختم کر دیں منصوبہ یہ ہے کہ اس کام کے لئے زبان وقلم کا استعمال کیا جائے، کام اس طرح سے ہو کہ خود شیعہ ہی مراجع کو چھوڑ دیں اور دوسرے مذاہب کے علماء کے ہاتھوں بھی مراجع کو ذلیل کرایا جائے کیونکہ صرف اسی صورت میں مذہب شیعہ کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکی جاسکتی ہے،،

Presented by www.ziaraat.com

ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں کہ دشمنوں نے مراجع تقلید پر الزام تراشی کی ناپاک سازش کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا ہے پاکستان وہندوستان کے شہر بھی اس سے بچے ہوئے نہیں ہیں ہم اپنی اس مختصر تحریر میں اس کتاب کے کچھ اقتباسات کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں تا کہ ہمارے قارئین خود فیصلہ کریں کہ دشمنوں کی سازش ہمارے کتنے نزدیک عملی جامہ پہن رہی ہے۔

"اسلامی دنیا صدیوں سے مغربی طاقتوں کے زیر تسلط رہی ہے اگر چہ گذشتہ صدی میں زیادہ تر اسلامی ممالک مستقل ہو گئے ہیں لیکن مغربی ثقافت وسیاست ان کی سیاست وتہذیب وتعلیم پر مسلط ہے خصوصا ان ممالک کا مالی نظام ہمارے ذریعہ چلتا ہے ان میں زیادہ تر ممالک نے آزادی کے بعد سے اپنی ثقافت وتہذیب کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے سابقہ مغربی ثقافت وتھذیب کے ساتھ بڑھ رہے ہیں.

۱۹۷۹ میں ایران میں اسلامی انقلاب آگیا جو ہماری سیاست کی مخالفت میں کامیاب ہوا شروع میں ہم نے سوچا تھا کہ مذہبی عناصر نے شاہ ایران کی غلط پالیسیوں اور لوگوں کے نظام شاہ سے عاجز آنے سے فائدہ اٹھا کر یہ انقلاب برپا کیا ہے، ہم شاہ کے برطرف ہونے کے بعد اپنے مقصد کا آدمی وہاں بٹھا دیں گے اور ہماری سیاست وہاں کامیاب ہوتی رہیگی۔۔۔لیکن شروع کے دو تین سال گزرنے اور حادثہ طبس میں یرغمال بنانے کی کاروائی کے عمل کے بعد اور لبنان، عراق، کویت، پاکستان جیسے ممالک میں اس کے اثر سے ہماری سمجھ میں آیا کہ یہ صرف شاہ کی غلط

Presented by www.ziaraat.com

پالیسیوں کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ کچھ عوامل وحقایق دوسرے بھی ہیں خاص طور پر مرجعیت اور سیاسی رہبری کا ایک جگہ جمع ہوجانا اور رسول کے نواسے حضرت امام حسین کی شہادت جس کے ۱۴۰۰ سال گزرنے کے بعد بھی شیعہ مجالس وعزاداری کے ذریعہ زندہ رکھے ہوئے ہیں یہی دو خاص امتیازات ہیں جو شیعوں کو دوسرے مذاہب اور معاشروں کے مقابلہ میں زیادہ پرجوش اور فعال بناتے ہیں۔

C.I.A کی عظیم کانفرنس میں مذکورہ امور کو شروع کرنے کے لئے ۹۰ کروڑ ڈالر پاس ہوئے

۱۔شیعوں کے بارے میں معلومات جمع کرنا

۲۔میانی اہداف ومقاصد: شیعوں کے خلاف تبلیغات کرانا اورشیعوں اورسنیوں میں بڑے بڑے اختلافات ایجاد کرنا تاکہ ان کی توجہ امریکہ اوراس کے مقاصد کی طرف نہ رہے

۳۔بلند مدت اہداف ومقاصد: پہلے مرحلہ میں محققوں اور جاسوسوں کو پوری دنیا میں بھیجنا تاکہ مذکورہ موضوعات میں معلومات جمع کریں

الف: دنیا کے کس علاقے میں کتنے شیعہ ہیں ان کا رہن سہن، آداب ورسوم اورعقاید کیا ہیں اورکن چیزوں میں آپس میں اختلاف رکھتے ہیں

ب: شیعوں اورسنیوں میں کس طرح اختلافات کرائے جاسکتے ہیں

ج: شیعوں میں اندرونی اختلافات کس طرح ڈلوائے جاسکتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ڈاکٹر مائیکل برینڈٹ کہتا ہے کہ پوری طرح معلومات اور اطلاعات جمع کرنے کے بعد مذکورہ معلومات کا یہ نتیجہ نکل کر سامنے آیا۔

" شیعوں کی مرجعیت ان کی قدرت وطاقت کا اصلی منبع وسرچشمہ ہے کہ جو تشیع کو محکم ومستحکم اعتقادات، اصول اور افکار سے ہٹنے نہیں دیتی مرجعیت نے کبھی بھی غیر اسلامی حاکموں کی بیعت نہیں کی، اپنے زمانے کے مرجع تقلید (آیۃ اللہ مرزا شیرازی) کی وجہ سے برطانیہ، ایران میں نہ گھس سکا عراق میں صدام نے اپنی پوری طاقت وقوت لگا دی لیکن نجف کے حوزہ علمیہ کو اپنا ہم فکر نہ بنا سکا بالآخر مجبور ہو کر حوزہ کو ہی بند کرنا پڑا حالانکہ دنیا کے علمی مراکز حکام وقت کے ساتھ ہمراہی کرتے ہیں قم میں مرجعیت نے شاہ کے تختہ حکومت کو پلٹ دیا اور دنیا کی سپر پاور سے مقابلہ کیا لبنان میں موسی صدر کی تحریک نے انگلینڈ، فرانس اور اسرائیل کو بھاگنے پر مجبور کر دیا اسرائیل کے وجود کے بعد سے سب سے بڑی رکاوٹ حزب اللہ کے نام وصورت میں ظاہر ہوئی ان سب باتوں سے اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ شیعوں سے آمنے سامنے کی جنگ میں نقصان زیادہ اور کامیابی کا امکان کم ہے لہذا پس پردہ اور چھپ کر کام کرنا بہتر ہوگا انگریزوں کے پرانے اصول " اختلاف ڈال حکومت کر،، کے بجائے " اختلاف ڈال اور نابود کر ،، اصول کو اپنانا ہوگا "

مائیکل برینڈٹ لمبی مدت کے اہداف ومقاصد کو حاصل کرنے کے لئے مذکورہ امور کو خلاصہ کے طور پر ذکر کرتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

" جولوگ شیعوں کے خلاف ہیں انھیں محکم وقوی کیا جائے ،شیعہ کافر کے نعرہ کو پھیلایا جائے ، انھیں غلط افواہوں کے ذریعہ دوسرے معاشروں سے الگ تھلگ کردیا جائے ،نفرت انگیز باتیں ان کے خلاف لکھوائی جائیں، جاہلوں اورکم علم افراد کو شیعوں کے خلاف قوی کیا جائے، ایک منظم گروہ ،شیعوں کی مرجعیت کوخراب کرنے کیلئے تشکیل دیا جائے، تاکہ شیعوں کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے ،،آج کل جاری اقدامات کے بارے میں مائیکل بریںڈٹ لکھتاہے" عزاداری کے پروگراموں میں لوگ کربلا کے واقعہ کی یاد میں جمع ہوتے ہیں ایک شخص تقریر کرتا ہے اور کربلا کے واقعہ کو بیان کرتا ہے سامعین سنتے ہیں اس کے بعد جوان ماتم کرتے ہیں ہمارے لئے سب سے اہم ذاکر،مقرر اورسامعین ہیں کیونکہ انھیں مجالس سے شیعوں میں حق کے لئے باطل سے مقابلہ کرنے کا جوش وولولہ پیدا ہوتا ہے اسی لئے ہم نے اپنے بجٹ سے کئی کروڑ ڈالر ذاکروں اورسامعین کوخریدنے کے لئے خرچ کئے ہیں تاکہ پہلے مرحلہ میں خود ان کے افراد جو پیسہ پرست اورسست عقیدہ ہیں ان کوشہرت دلواکرعزاداری کے پروگراموں میں پیش کریں جن کاموں کوانجام دیناہے یاانجام دے رہے ہیں

۱۔ان لوگوں کوشیعہ قوم کا رہبر بنانا جوشیعیت کی معرفت نہیں رکھتے خاص کرخطباء وذاکرین بنانا

۲۔عزاداری میں غلط باتیں اور بدعتیں ایجاد کرانا خاص کروہ باتیں جوشیعہ عقائد کے

Presented by www.ziaraat.com

خلاف ہیں

۳۔عزاداری کی صورت معاشرہ میں ایسی پیش کی جائے جس سے معلوم ہوکہ شیعہ جاہل اور توہم پرست قوم ہے

۴۔جولوگ کتاب وتحریر کے ذریعہ شیعہ مراکز کو ہدف بنائیں ان کی مالی امداد کرنا خاص کران افراد کوکہ جوشیعوں کے عقائد کو مراجع تقلید کے ذریعہ بنایا ہوا پیش کریں

۵۔تحقیقی معلومات شیعوں کی مرجعیت کے خلاف جمع کی جائیں اوران کی نشرواشاعت میں مالی مدد کی جائے تاکہ مرجعیت خود شیعوں کے ہاتھوں نابودہوجائے

(ماہ نامہ اخبار شیعیان، شمارہ ۲۳، مہر ۱۳۸۶ھ ش ۲۔مجلہ جامعہ شمارہ ۳۹۔روز نامہ جمہوری اسلامی ۲۷/۲/۱۳۸۷)

اس مختصر کتابچہ میں ہماری یہ کوشش تھی کہ اجتہاد وتقلید کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے ان سازشوں سے بھی شیعوں کو آگاہ کریں جو تشیع کے اس اہم ستون کے خلاف انجام دی جارہی ہیں اس مقصد میں کتنے کامیاب رہے اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں لیکن اگر یہ کتاب واقعاآپ کے لئے مفید واقع ہوئی ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ آپ حضرات ان سازشوں کا بصیرت کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔

آخر میں بارگاہ الھی میں دعا کرتے ہیں کہ علماء ومراجع تقلید کا سایہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رہے، ہمارے آقاومولا امام عصر {عج} کے ظہور میں تعجیل فرمائے اور دین اسلام اور معارف اہلبیت علیھم السلام میں لکھی گئی اس کتاب کوشرف قبولیت عطافرما

Presented by www.ziaraat.com

ئے، شیعیان اہل بیت علیہم السلام جہاں جہاں بھی ہیں ان کی جان، مال، عزت وآبرو کی حفاظت فرما خصوصا بحرین اور سعودی عرب میں شیعیان اہل بیت اور تمام حق خواہوں واسلام طلبوں کی مدد ونصرت فرما، اور اس قلیل کو کثیر و بزرگ تالیفات کا پیش خیمہ قرار دے {آمین}

احقر الزمن

سردار حسن

موسسہ فضائل

ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ ق

Presented by www.ziaraat.com

ماخذ اور ذرائع

۱۔قرآن کریم

۲۔ترجمہ قرآن کریم،علامہ ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ

۳۔دایرۃ المعارف تشیع ،جمعی از نویسندگان، تہران: مؤسسہ دایرۃ المعارف تشیع، اشاعت دوّم، ۱۳۷۲ھ ش

۴۔کفایۃ الاصول، آخوند محمد کاظم خراسانی، (قم: مؤسسہ النشر الاسلامی(۱۴۱۵

۵۔اجتہاد وتقلید در اسلام وشیعہ،سید محمد حسین طباطبایی، ، مجموعہ مقالات، بحثی دربارہ

۶۔مرجعیت وروحانیت (تہران: شرکت سہامی انتشار،۱۳۴۱

۷۔گزارشی اجمالی از رسالہ اجتہاد وتقلید امام «عباس حیدری بہنوئیہ، ،» فصلنامہ علوم سیاسی،شمارہ ۵ ماخوذ از: امام خمینی، رسالہ اجتہاد وتقلید

۸۔الفواید الحایریہ،محمد باقر وحید بہبہانی (قم: مجمع الفکر الاسلامی، ۱۴۱۵ھ.ق

۹۔تفسیر التبیان ،کتابخانہ اعلام اسلامی، چاپ اول، ۱۴۰۹ھ .ق)

۱۰۔رجال کشی، موسسہ آل البیت لاحیاء التراث، قم،

۱۱۔الفہرست، طوسی، ابی جعفر محمد بن حسن، بن علی، دار المعرفۃ للجماعۃ والنشر، بیروت

۱۲۔اختیار معرفۃ الرجال، شیخ طوسی، موسسہ آل البیت لاحیاء التراث، قم

۱۳۔رجال نجاشی، احمد بن علی، النشر الاسلامی، الطابعۃ جامعۃ المدرسین، قم

۱۴۔تاریخ بیداری ایرانیان، ناظم الاسلام کرمانی، انتشارات نمایشگاہ دائمی کتاب،

Presented by www.ziaraat.com

تہران
۱۵۔روس وانگلیس در ایران،فیروز کاظم زادہ،ترجمہ ڈاکٹر منوچہر امیری،انتشارات
۱۶۔آموزش انقلاب اسلامی،تہران،۱۳۷۱ھ ش
۱۷۔تحریم تمباکو،شیخ رضا زنجانی،انتشارات نمایشگاہ دائمی کتاب،تہران
۱۸۔آل بویہ،علی اصغر فقیہی،انتشارات صبا
۱۹۔روزنامہ جمھوری اسلامی ایران
۲۰۔مجلہ حوزہ،قم
۲۱۔مفاخر اسلام،علی دوانی،انتشارات،امیر کبیر،تھران
۲۲۔ارشاد الاذھان الی احکام الایمان،علامہ حلی،تحقیق شیخ فارس الحسون،جامعہ مدرسین،قم
۲۳۔علم الاصول { حلقہ } ،شہید صدر،بوستان کتاب،قم
۲۴۔منطق فقاہت،محمد امین براتی،انتشارات گلھای بھشت،قم ۱۳۸۴ھ ش
۲۵۔معجم الفروق اللغویہ،ابو ھلال عسکری،جامعہ مدرسین،قم ۱۴۲۹ھ ق
۲۶۔الاصول الاصیلہ ؛ مولی محسن فیض کاشانی؛ ناشر دارُ اِحیاء الاحیاء
۲۷۔اصول الفقہ ؛ محمّد رضا مظفّر ؛ ناشر مؤسّسہ بوستان کتاب قم
۲۸۔الحدائق الناضرہ ؛ شیخ یوسف بحرانی ؛ ناشر مؤسّسہ نشر اسلامی
۲۹۔دہ گفتار ؛ شہید مرتضی مطہّری ؛ ناشر انتشارات صدرا

Presented by www.ziaraat.com

۳۰۔الرسائل الاصولیّہ ؛ آیت اللّہ جعفر سبحانی ؛ ناشر مؤسّسہ امام صادق (علیہ السّلام)
۳۱۔فرائد الاصول؛ شیخ مرتضی انصاری؛ ناشر مؤسّسہ مطبوعات دینی
۳۲۔الفصول المہمّہ ؛ شیخ حرّ عاملی؛ ناشر مؤسّسہ معارف اسلامی
۳۳۔الفوائد الحائریّہ ؛ وحید بہبہانی؛ ناشر مجمع الفکر الاسلامی
۳۴۔الفوائد الرضویّہ؛ شیخ عبّاس قمی؛ ناشر دفتر تبلیغات اسلامی
۳۵۔الفوائد المدنیّہ؛ محمّد امین استر آبادی؛ مؤسّسہ نشر اسلامی
۳۶۔مرآۃ العقول؛ علّامہ محمّد باقر مجلسی؛ ناشر دار الکتب ال اِسلامیّہ

Presented by www.ziaraat.com